صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 12 فروری 2019ء بمطابق 06 جمادی الثانی 1440 ہجری صبح گیارہ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَکَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ O وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ O وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ O وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔

(ترجمہ): سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہو گئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر اطلاعات): جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب فصل الہیٰ: جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے پہلے ٹائم لے لیا پھر آپ لے لیں ویسے کوئسچنز آور، جی منسٹر انفارمیشن، اس کے بعد آپ لے لیں فضل الہیٰ صاحب۔

وزیر اطلاعات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ جناب سپیکر، یہ گزشتہ کئی دنوں سے اس پورے ملک کے اندر ایک مصنوعی قسم کا بحران پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، میں صحافت کے حوالے سے بات کرونگا کہ بلاوجہ جو صحافی، کارکن صحافی ہیں، وہ میڈیا چینلز ہیں یا الیکٹرانک ہے یا پرنٹ میڈیا ہے، دونوں سے بغیر کسی وجہ کے لوگوں کو نکالا جارہا ہے اور یہ تاثر دینے کی کوشش ہو رہی ہے کہ جی حکومت کی طرف سے ہماری آمدن کم ہو گئی ہے، تو میں چیلنج کرتا ہوں اس ایوان میں جو بھی آپ کمیٹی بنادیں، میں ان تمام اخبارات جو یہاں سے نکلتے ہیں اور جو جنہوں نے لوگوں کو فارغ کیا ہے، میں ان کی آمدن آپ کو بتانے کے لیے تیار ہوں کہ بڑھ گئی ہے، کم نہیں ہوئی ہے لیکن یہ چونکہ پورے پاکستان کے اندر اس طرح کا ایک ماحول پیدا کرنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ حکومت کو بلاوجہ تنقید کا نشانہ بنایا جائے اور ورکنگ جرنلسٹس اور حکومت کو لڑایا جائے تو یہ ایک سازش ہو رہی ہے اس لیے میں آج اس ایوان کے اندر، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک قرارداد کی صورت میں، ایک ایسی قرارداد لاؤں جس سے ورکنگ جرنلسٹس مضبوط ہوں اور حکومت کو بھی ایک وہ ملے، حوصلہ ملے اور ایک 'مارل سپورٹ' ملے تاکہ ہم اپنے صحافی جو ہیں ان کو سپورٹ دے سکیں، اگر آپ اجازت دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ ریزولیوشن تیار کر لیں اور ابھی ہم کوئسچنز آور کرتے ہیں اور کوئسچنز آور کے بعد۔۔۔

وزیر اطلاعات: میں نے ریزولیوشن تیار کر لی ہے سر، اور نگہت صاحبہ کو دکھا دی ہے، انہوں نے کہا کہ آپ پیش کریں۔

جناب سپیکر: اور کوئسچنز آور کے بعد آپ رولز ریلکس کرنے کے لیے درخواست کرینگے، ہم Rule relax کرینگے، پھر آپ قرارداد لے آئیں۔

وزیر اطلاعات: جی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ Rule 148 relax کر لیں تاکہ میں یہ قرارداد پیش کر سکوں۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: بہت شکریہ جناب سپیکر، یہ۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر اطلاعات: یہ ایوان میڈیا اداروں بشمول ٹیلی ویژن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے رول ریلکس کرنے کے لیے۔۔۔

وزیر اطلاعات: جی میں نے درخواست کی تھی آپ کو۔

جناب سپیکر: تو آپ Quote کریں نا؟

وزیر اطلاعات: میں Again آپ سے درخواست کرتا ہوں، 148 رول کو۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، 240 کے تحت، 124 کو ہم Relax کرتے ہیں اور آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

وزیر اطلاعات: یہ ایوان میڈیا اداروں بشمول ٹیلی وژن اور اخبارات سے صحافیوں کی جزوی برطرفیوں تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور تنخواہوں کی کٹوتیوں کی شدید مذمت کرتی ہے۔

جناب منور خان: سر، Rule relax نہیں ہوا۔

وزیر اطلاعات: یہ ایوان، یہ ایوان صوبائی محکمہ اطلاعات۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، آپ پہلے Rule rlax کروائیں، ہاؤس سے ہم اجازت لیں گے۔

وزیر اطلاعات: سر، میں نے تین دفعہ کہہ دیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم نے ہاؤس سے پوچھا نہیں ہے، 240 کے تحت آپ نوٹ کریں۔

وزیر اطلاعات: یہ ضروری نہیں ہوتا ہے، جب انسان اٹھ جائے تو یہ کہہ دیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: رول 240 کے تحت 124 کو Relax کرنے کے لیے آنریبل ممبر نے درخواست کی۔
I put to the House, is it the desire of the House to relax the rule, 124 under 240? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: ‘Ayes’ have it, the rule is relaxed, Mr. Shaukat yousafzai.

قرارداد

وزیراطلاعات: بہت شکریہ سر، بہت شکریہ۔ یہ ایوان میڈیا اداروں بشمول ٹیلی ویژن اور اخبارات سے صحافیوں کی جزوی برطرفیوں، تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور تنخواہوں کی کٹوتیوں کی شدید مذمت کرتی ہے، یہ ایوان صوبائی محکمہ اطلاعات سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان اداروں کو جو کارکنوں کے حقوق کی خلاف ورزی کے مرتکب ہورہے ہیں، اشتہارات کی فراہمی فوری طور پر بند کی جائے، یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی بھی سفارش کرتا ہے کہ وہ ان مسائل کو وفاقی حکومت کے ساتھ اٹھائے تاکہ ان کے حل کی راہ ڈھونڈھی جاسکے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ بات کرنا چاہتی ہیں، جی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ ۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں سے تین مہینے پہلے بھی یہ Unanimously ایک قرارداد، سر، ذرا Attention چاہتی ہوں آپ کی، سر ایسا ہے کہ پہلے بھی ہمارے ہاؤس سے، تین مہینے پہلے یہ قرارداد پاس ہوئی تھی، اکرم خان درانی صاحب نے اور شوکت یوسفزئی نے اس کو پاس کیا تھا لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوسکا، اب جبکہ منسٹر نے یہ قرارداد پیش کی ہے، میں اس کو سیکنڈ کرتی ہوں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ منسٹر صاحب یہیں پر فلور آف دی ہاؤس یہ بات کریں کیونکہ میں ابھی گئی ہوں باہر، میڈیا سے میں نے بات کی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ Implementation کی بات ہے، اگر تو Implementation یہ کرسکتے ہیں تو تب تو ٹھیک ہے کہ ہم اس دفعہ آپ کہتے ہیں، ہم جرگہ لیکر ان کے پاس بھی جائینگے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ سیشن کے End تک ہمارا بائیکاٹ رہے گا، تو جب سیشن کے End تک بائیکاٹ رہے گا تو ہماری بات باہر کون پہنچائے گا؟ تو فلور آف دی ہاؤس اگر منسٹر صاحب یہ کمٹمنٹ کرلیں، یہ ہمیں ایشورنس دے دیں کہ ہاں جی، یہ جو ہے Implement ہوگی اور کتنے دنوں میں ہوگی تو پھر تو وہ باہر کھڑے ہیں، درانی صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں تو میں لیڈر آف دی اپوزیشن کو بھی یہ کہونگی کہ وہ بھی بات کرلیں اس پر تاکہ یہ ایک طریقے سے ان کو پھر مناسکیں۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): مجھے تو تھوڑا سا تعجب لگ رہا ہے، اپنے وزیر صاحب کی بے بسی پر، اور ہم نے تو بڑا ایک نوجوان تکڑا وزیر انفارمیشن کے لیے یہاں سے اور تجربہ کار بھی ہے، چونکہ

اس کا خود بھی تعلق ان لوگوں سے ہے جو بیچارے ادھر باہر بیٹھے ہیں، ناراض ہیں، تو اس کی اپنی برادری ہے، قرارداد تو یہاں پر ہم نے مشترکہ جس طرح نگہت نے کہا پاس کی اور منسٹر صاحب نے اس سے وعدہ کیا کہ میں آپ لوگوں کو لے جاؤنگا وہاں پر جو مرکز میں آپ کا وزیر ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اور بھی صحت دیں اور مجھے پتہ نہیں کہ اس نے اس سے ملاقات بھی کی، ابھی ان کا جو کام ہے وہ تو ان کے اختیار میں بھی ہے اور وہاں پر اس کا انفارمیشن منسٹر ہے اور پرائم منسٹر ہے اس کے اختیار میں بھی ہے مجھے معلوم نہیں کہ شوکت یوسفزئی صاحب کس کو سفارش کرتے ہیں حکومت خود عمل کرتی ہے سفارش تو ہمارے بیچارے ایم پی ایز کرتے ہیں، اپوزیشن والے کرتے ہیں، تو ان تسلیوں سے بات نہیں چلے گی، اگر وہ اخبارات کے مالکان کو اشتہارات دینا بند کرلیں، ان کے اشتہارات کے جو پیسے ہیں وہ دینا بند کرلیں تو یہ بیچارے جو یہاں پر اس کو خود اچھی طرح معلوم ہے سب ان کی کمزوریوں کو، ان بیچاروں کی، کہ اخبار مالکان ان کو تنخواہ بھی نہیں دیتے ہیں بلکہ صرف اجازت دیتے ہیں کہ ہمارے اخبار کے ساتھ کام کریں اور بیچارے پھر یہ خود لگے رہتے ہیں، محنت کرتے ہیں اپنے لیے جو کمائی کرتے ہیں تو قرارداد سے کچھ بنتا نہیں ہے میں گزارش کرونگا حکومت سے، صوبائی حکومت سے، وزیراعلیٰ صاحب سے کہ وہ خود جو اس کے اختیار میں ہے وہ اختیار وہ استعمال کریں، اور باقی ایک مہینے سے زیادہ عرصہ ہو گیا وہاں پر بھی احتجاج تھا، اور انفارمیشن کا جو فیڈرل منسٹر ہے اس سے مائیک بھی اٹھا لیے گئے، صحافیوں نے اس سے مائیک بھی اٹھا لیے، لیکن وہ باتیں جب ہم آئینگے، تو ہم ایک دن میں ہم اس ملک کا سارا نظام ٹھیک کرلینگے ابھی میرے خیال میں نظام تو ٹھیک نہیں ہوا، لیکن نظام جتنا خراب ہوا ہے اس کا ٹھیک کرنا بڑا مشکل ہو گا آئندہ کے لیے بھی، تو میں، میرے پرانے دوست ہیں شوکت یوسفزئی صاحب، یہ ویسی تسلیاں نہ دیں، نہ اس ایوان سے نہ ان بیچاروں کو، اور مجھے بھی معلوم ہے کہ وہ صحافی ان تسلیوں پر ابھی نہیں آئینگے اور انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سیشن کا مکمل آخری دن تک یہ بائیکاٹ کرینگے، ہم ان کے ساتھ ہیں اگر صحافی بائیکاٹ کرتے ہیں تو اس کا ساتھ ہم بھی دے رہے ہیں، ابھی واضح طور پر انفارمیشن منسٹر صاحب کہہ دیں کہ جو ہمارا اختیار ہے اس پر محمود خان صاحب جو ہمارا وزیراعلیٰ ہے وہ کب سے یہاں پر عمل شروع کریگا، اور فیڈرل گورنمنٹ میں اس پر کب سے عمل شروع ہو گا تو میرے خیال میں پھر ہماری بھی تسلی ہو جائے گی اور جو بیچارے باہر لوگ ہیں ان کی بھی تسلی ہو جائے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! میرے خیال سے یہ واحد صوبہ ہے جس میں انفارمیشن منسٹر خود پریس کلب جا کے ان کو Suggestion دے کر آیا ہے اور باقی یہ کوئی پہلا یا یہ واحد صوبہ نہیں ہے جہاں سے صحافیوں کو نکالا گیا ہے، کراچی سے نکالے گئے ہیں، جنگ سے نکالے گئے ہیں، بہت سارے اور اداروں سے نکالے گئے ہیں، ایکسپریس سے نکالے گئے ہیں، اسلام آباد کے اندر ہیں، لاہور میں اس دن میں گیا بہت سارے درجنوں کے حساب سے یہ واحد صوبہ ہے جس میں انفارمیشن منسٹر خود ان کو تجویز دے رہا ہے کہ آپ آئیں، میں آپ کے ساتھ یہ یہ تجاویز ماننے کے لیے تیار ہوں، میں اس پہ نہیں جانا چاہتا کیونکہ سارے میرے دوست ہیں، بھائی ہیں لیکن میں نے نگہت صاحبہ سے کہا ہے کہ آپ ان سے پوچھ لیں کہ کس نے میرے ساتھ رابطہ کیا ہے؟ یہ ہوا میں اس طرح سارے لوگوں کو ایڈجسٹ تو نہیں کیا جا سکتا، نہ ایک لسٹ ملتی ہے کہ بھئی ہمارے اتنے لوگ فارغ ہوئے ہیں اور مجھے بتائیں کہ میں کیا کیا ان کے ساتھ کر سکتا ہوں؟ آپ بھی چیف منسٹر رہے ہیں کیا کسی پرائیویٹ ادارے سے زبردستی آپ ان کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ بندے اتنے رکھنے ہیں آپ نے لیکن ہمارے پاس چونکہ ایک Tool ہے، ایک ذریعہ ہے، وہ ہے اشتہارات، میں نے خود ان کو جا کے تجویز دی ہے کہ آپ مجھے لسٹ دیں، جن جن اخبارات نے لوگوں کو نکالا ہے، میں ان کے اشتہارات کم کر دوں گا، جو ان کو رکھے گا ان کے اشتہارات بڑھا دوں گا، اب اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے لیکن اس کے باوجود کل انہوں نے جنرل باڈی کی قرارداد منظور کرائی، میرے خلاف بھی کرائی، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا، میرے دوست ہیں، میرے بھائی ہیں، میں نے پھر آ کے نگہت صاحبہ سے صبح بات کی کہ میں تو ان کے لیے تیار ہوں، یہ تو واحد صوبہ ہے جو انفارمیشن منسٹر خود ان کا مسئلہ حل کرنے جاتا ہے، اب وہاں پہ چونکہ گروپنگ ہے، کوئی اور مسائل ہیں، اس کی وجہ سے وہ ایک ایک اس کے ساتھ آ نہیں رہے ہیں، آپ مجھے بتائیں کس سے بات کرنی ہے؟ اگر پریس کلب کے صدر سے بات کریں تو کچھ لوگ کہتے ہیں، نہیں ہم نہیں مانتے، اب یہ چیزیں بتانا نہیں چاہتا، اچھی بات نہیں ہے لیکن چونکہ ہم مسئلہ حل کرنا چاہتے ہیں اور اس میں اپوزیشن گورنمنٹ کی بات نہیں ہے، ظاہر ہے جو بھی بات کرتا ہے، ہمارے حلقے ہوتے ہیں، ہمارے مسائل ہوتے ہیں، اگر یہاں پہ صحافی نہیں ہوں گے تو مسائل کیسے ہم اجاگر کریں گے؟ تو اس کی خاطر میں جو بھی آپ کہیں گے، یہ جو قرارداد لانے کا مقصد تھا جناب سپیکر، یہ صرف یہ تھا کہ چونکہ یہ ایک Moral support ہوتی ہے، آپ یہ نہ سمجھیں کہ صرف صحافیوں کی تنظیم ہے، مالکان کی تنظیمیں بھی ہیں اور بڑی موثر موثر تنظیمیں ہیں، اس لیے ایک سپورٹ

چاہیے تھی اس اسمبلی سے اور آپ نے سپورٹ دے دی، میں آپ کا مشکور ہوں، ان شاء اللہ تعالیٰ جن اخبارات نے ورکروں کو نکالا ہے، آج سے ان کے اشتہارات پہ کٹ لگے گی اور جو ان کو رکھے گا، ان کے اشتہارات بڑھیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(تالیاں)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! شوکت یوسفزئی صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، ابھی یہ اس کی برادری کا ہے اور میرے خیال میں جتنی آزادی صحافی برادری میں ہے، ایک وکلاء میں ہے، ایک صحافی برادری میں ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس کوئی آ نہیں رہا ہے، آپ تو اس برادری کے ہیں، آپ کیوں اس کے پاس نہیں جاتے پریس کلب میں؟ آپ اس کو ابھی تک ایک زبردست کھانا کھلاتے جس طرح آپ نے اور محمود خان نے ابھی اسلام آباد میں کھا رہے تھے ہوٹل میں (ہنستے ہوئے) اور آپ اس کو کھانا بھی کھلاتے اور اس کو خود بلاتے اپنے گھر کہ میں تو آپ کا بھائی ہوں، آپ کے ساتھ جو زیادتی ہوئی، وہ آپ کے ساتھ نہیں ہے تو میرے خیال میں قرارداد کی مجھے کوئی ضرورت نظر نہیں آ رہی، قرارداد ہم بھیج دیتے ہیں، اس کو کوئی ادھر پڑھتا بھی نہیں ہے، ادھر سے میں معلوم کروں گا کہ وہ قرارداد کس نے بھیجی ہے اسلام آباد کو جو پہلے ہم نے پاس کی تھی، یہ بھی سیکرٹری صاحب آج مجھے بتادیں کہ کس تاریخ پہ آپ لوگوں نے بھیجی ہے تاریخ مجھے بتادیں، ٹھیک ہے مجھے بھی پورا تجربہ ہے ان کاموں کا کہ یہاں سے جو قرارداد ہوتی ہے، پھر وہ کدھر پڑی رہتی ہے، پھر بھی وہ ہمیں دے دیں، باقی جو اس میں میں دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ یہ تسلیوں پہ نہیں ہوگا، جس طرح آج آپ نے وعدہ کیا کہ آج سے اس صوبے کے اخبارات جو آپ دے رہے ہیں، ان پہ کٹ لگا ہوگا، وہ صحافی صرف آپ سے اپنے صوبے کی التجاء کرتے ہیں، باقی پنجاب میں آپ کی حکومت ہے، بلوچستان میں آپ کی حکومت ہے، اسلام آباد میں آپ کی حکومت ہے اور اگر آپ لوگوں نے وہاں پر کیا تو مجھے یقین ہے، سندھ میں ایک جمہوری حکومت ہے، وہ ضرور وہاں پر ایکشن لیں گے۔ تو اس قرارداد پر میرے خیال میں دوبارہ آپ غور کریں، ہم مخالفت نہیں کرتے ہیں لیکن آپ سے یہ صحافی یہ سوال نہیں کرتے کہ آپ پورے پاکستان کا ٹھیکہ لے لیں، آپ سے صرف یہ سوال کر رہے ہیں کہ جو ہمارا اس صوبے میں ہے، وہ ہمارے ساتھ کریں، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کا مسئلہ تو آدھا آپ نے حل کیا اور آج سے آپ کٹ لگالیں تو بیچارے ان لوگوں کو بھی بلا لیں گے اور اگر آپ کو وہ لسٹ نہیں دے رہے ہیں تو میں ان سے کہوں گا کہ مجھے لسٹ دے دیں اور پھر

میں آپ کو لسٹ دے دوں گا، یہ ناراضگی کی باتیں ہوتی ہیں جو آپ سے وہ یا ملتے نہیں ہیں یا آپ اس کو پوری توجہ نہیں دیتے ہیں، اس کی لسٹ میں ان شاء اللہ مہیا کر کے میں آپ کو پہنچا دوں گا اور آپ کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آج سے آپ نے اعلان کیا کہ میں کٹ لگاؤں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں منسٹر صاحب نے ایشورنس دے دی ہے، شوکت یوسفزئی صاحب نے۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> وہ ان کی طرف سے ایک وہ آئی ہے پریس کلب کی طرف سے کہ چار بجے ہم ایک میٹنگ کرنا چاہتے ہیں، میں چار بجے میٹنگ ان کے ساتھ کر لوں گا، کوئی ایشو نہیں ہے ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو ریزولیوشن پاس کریں۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جی!

<u>جناب سپیکر:</u> ریزولیوشن تو آ گئی ہے نا۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> نہ ریزولیوشن تو آ گئی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ چار بجے، سوری تین بجے ہم ملیں گے، تو میں تین سے چار بجے تک ایک گھنٹہ ان کے ساتھ بیٹھوں گا ان شاء اللہ، جو بھی طریقہ کار طے ہو گا، اس میں وہ کر لیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> So ریزولیوشن جو شوکت یوسفزئی صاحب نے پیش کی ہے، میں پاس کرنے کے لیے ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Is this the desire of the House to pass the resolution which is moved by the honorable Minister, Mr. Shoukat Yousafzai? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Resolution is passed unanimously. Now, Questions` Hour, after that, Questions` Hour: Janab Hidayat-urehman Sahib, No. 703. Question No. 703, Janab Hidayat ur Rehman Sahib!

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> (ڈائس پر جا کر استفسار کیا) جناب سپیکر صاحب، میں نے قرارداد پیش کرنی ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: After Questions` Hour.

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> رولز ریلیکس کرنے تھے۔

<u>جناب سپیکر:</u> رول تو ریلیکس ہیں پورے سیشن کے لیے، پورے دن کے لیے ریلیکس ہیں۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> آپ مجھے موقع دیں۔

جناب سپیکر: ہم آپ کو موقع دے دیتے ہیں نا، آپ کا ہے، ان کے پاس ایجنڈے پہ ہے، ایجنڈے پہ ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: نہیں جی، ایجنڈے پہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ایجنڈے پہ جو چیز ہے، وہ لائیں، 703 دیکھیں، جب ایسی قرارداد آپ ہمیں بتائیں ہی نا، کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کو پتہ ہی نہیں ہوتا، نہ کوئی جواب دے سکتا ہے Coming agenda کے ذریعے، ایسے نہیں۔ جی ہدایت الرحمان صاحب۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 703 _ جناب ہدایت الرحمان: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال کے لئے سالانہ لکڑی کاٹنے کا کوٹہ ڈیڑھ لاکھ مکعب فٹ ہے جبکہ مقامی لوگوں کو گھر بنانے کئے صرف 40 مکعب فٹ لکڑی دی جاتی ہے جو کہ بہت کم ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت عوام کی اس تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): (الف) جی ہاں، چترال کی مقامی ضرورت برائے تعمیر رہائشی مکانات پوری کرنے کے لئے سال 1986 میں گورنر خیبر پختونخوا کے حکم کے مطابق سالانہ 1,50,000 مکعب فٹ لکڑی کا کوٹہ مقرر کیا گیا ہے، چترال کی آبادی بڑھنے سے چترال کی بہت تھوڑی جنگلات پر مقامی ضروریات پوری کرنے کے لئے دباؤ بڑھ رہا ہے، اس صورت حال میں مقامی دفتر کو بہت بڑی تعداد میں پرمٹ کی درخواست موصول ہوتی ہیں جن میں بہت ہی ضرورت مند درخواست کنندہ گان کو ایک عدد درخت دیا جاتا ہے جو مکان بنانے کے لئے کافی نہیں ہوتا مگر دوسری طرف مقامی طور پر جنگل مسلسل بڑھتی ہوئی آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ برداشت نہیں کر سکتا، تاہم محکمہ جنگلات مقامی ضروریات پوری کرنے کے لئے نئے طریقہ کار پر غور کر رہی ہے جس سے مقامی آبادی کی ضروریات احسن طریقے سے پوری کرنے میں مدد ملے گی۔ (کاپی لف ہے) یہاں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ متبادل ذریعہ برائے توانائی اور عمارتی لکڑی کے بغیر موجودہ جنگلات بڑھتی ہوئی آبادی کا بوجھ زیادہ عرصہ کے لئے سہہ سکتی ہے۔

جناب ہدایت الرحمن: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، جناب سپیکر، جو سوال۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بولیں کوئسچن نمبر۔

جناب ہدایت الرحمن: ہو گیا، جواب میں نے پڑھ لیا

جناب سپیکر: ہاں جی، سپلیمنٹری۔

جناب ہدایت الرحمن: جواب میں کوئی نئے طریقہ کار کا ذکر جناب منسٹر صاحب نے کیا ہے، اس سے میں کوئی خاص مطمئن نہیں ہوں، چونکہ میں دیکھ رہا ہوں ہمارے ضلع کے ساتھ مستقل طور پر انتہائی ناانصافی کا سلوک ہوتا جارہا ہے، اگر یہ کہہ دوں تو برا نہیں ہے کہ 'شودے' جیسا سلوک ہو رہا ہے، میں دیکھ رہا ہوں دس بارہ سال سے جتنے منصوبہ جات ہوئے ہیں، تقریباً سترہ منصوبہ جات سترہ ہزار، ان میں سے کوئی سو بھی بڑے منصوبہ جات چترال میں نہیں ہیں، ابھی اگر دیکھیں جلانے کی لکڑی، ملبہ پر بھی وہاں پہ پابندی ہے۔

Mr. Speaker: Please, order please; order please.

جناب ہدایت الرحمان: اور عمارتی لکڑی پر بھی پابندی ہے، جیسے میں نے سوال لکھا تھا کہ ڈیڑھ لاکھ مکعب فٹ جو لکڑی دیتے ہیں، وہ چترال کے لیے بالکل ناکافی ہے۔ اسی طریقے سے بجلی بھی چترال میں نہیں ہے، پچاس فیصد گھرانے بجلی سے بھی محروم ہیں اور گیس پلانٹ پہ بھی کوئی کام نہیں ہو رہا ہے، یقیناً یہ انتہائی ہمارے ضلع پر ظلم ہے، بیچارے ہمارے ضلع کے لوگ کیا کر سکتے ہیں؟ ایک تو جلانے کی لکڑی پر پابندی دوسرا بجلی نہیں ہے، گیس پلانٹ نہیں ہے تو اس کے لیے کوئی طریقہ کار وضح کر کے منسٹر صاحب مجھے بتادیں۔

Mr. Speaker: Janab Ishtiaq Urmar Sahib, honourable Minister for Environment.

جناب اشتیاق ارمڑ (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر صاحب، میں شکریہ ادا کرتا ہوں، میرے بھائی نے جس طرح بتایا ہے کہ وہاں پہ لکڑ کے لیے جو مسائل پیش ہو رہے ہیں تو اس کو ہم دیکھ رہے ہیں، 1996ء میں جو گورنر صاحب تھے، انہوں نے کوٹہ مختص کیا تھا چترال کے لیے ایک لاکھ پچاس ہزار کیوبک فٹ پہ، لیکن جس طرح آبادی بڑھ رہی ہے اسطرح جنگلات پہ پریشر ہے، مجھے یقین ہے آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، اس طرح وہاں پہ جو کوٹہ مختص کیا وہاں پہ اس طرح لکڑ نہیں مل رہی لیکن اس کی وجہ ہے، چونکہ آبادی، میں نے پہلے بھی کہا کہ پریشر کی وجہ سے جو آبادی بڑھ رہی ہے، وہاں پہ ہمارے پاس جنگلات پہ اتنا پریشر ہے، اس پہ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں پہ ضرورت ہو، جہاں پہ آپ کو گھر کے لیے یا کسی اور مسئلے کی ضرورت ہو

تواس کے لیے ہم آپ کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں اور ان شاء اللہ جو آپ کے تحفظات ہیں، اس کو دور کرنے کی کوشش کریں گے، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جناب ہدایت اللہ صاحب!

جناب ہدایت الرحمان: بہر حال بات یہ ہے کہ اس کو ہمیں بتانا چاہیے تھا کہ اب ڈیڑھ لاکھ مکعب فٹ بالکل آدھا مطلب آدھا بھی کم ہے، اس کو اگر تین سو تک بڑھالیتا میں مطمئن ہو جاتا لیکن جواب جو لکھا ہے، طریقہ کار نیا وضع کریں گے، پھر وہ طریقہ کار مجھے سمجھ میں نہیں آرہا، دیکھو اب چھ مہینہ میرے گزر گئے، اتنے مشکل ضلع کا میں ایم پی اے ہوں، اس وقت دو ضلعوں کا ایک ایم پی اے، چھیالیس ہزار میں نے ووٹ لیا، کتنی مرتبہ آپ کو بھی میں نے درخواست دی، وہ ڈیڈیک کا چیئر مین مجھے نہیں مل رہا تو میں کیا امید کر سکتا ہوں کہ یہ چترال کے لیے اور کچھ کریں گے؟

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ میں نے بتایا کہ ان کے ساتھ بیٹھ کے یہ مسئلہ طے کر لیں گے، اگر واقعی وہاں پہ ضرورت ہے، جس طرح ان دونوں صاحب نے فرمایا تو ان شاء اللہ بیٹھ کے بات کر لیں گے جی۔

جناب سپیکر: آپ اجلاس کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں، جیسے وہ کہتے ہیں اور I hope کہ آپ کا ایشو ان شاء اللہ وہ Resolve کریں گے، جیسے انہوں نے ایشورنس دی ہے۔ کوسچن نمبر 704، جناب ہدایت الرحمان صاحب۔

* 704 _ جناب ہدایت الرحمان: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ فارسٹ کے اہلکار ضبط شدہ لکڑی ضلع چترال میں یا باہر نیلام کرتے ہیں جبکہ اگر یہ لکڑی سستے داموں مقامی افراد کو پرمٹ کے تحت دی جائے تو اچھا نہیں ہوگا، نیز حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): (الف) تمام ضبط شدہ لکڑی کی نیلامی چھوٹے چھوٹے لاٹوں میں بمقام دروش اور دنین پر ہر مہینے کی جاتی ہے، مقامی آبادی کی حوصلہ افزائی کے لئے لاٹوں کو چھوٹا رکھا جاتا ہے، سرکاری ضبط شدہ لکڑی کی مقامی نیلامی محکمے کے زیر غور ہے۔

جناب ہدایت الرحمن: ٹھیک ہے جی، اس سے میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: مطمئن ہیں آپ، کوسچن نمبر 667، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ!

*667 _ <u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں بلین ٹری کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا تھا;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک ملاکنڈ ڈویژن میں کتنے درخت لگائے گئے ہیں، تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

<u>سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ملاکنڈ سول ڈویژن میں بلین ٹری فارسٹیشن پراجیکٹ کے تحت اب تک 575,800,000 (ستاون کروڑ اٹھاون لاکھ) پوداجات لگائے اور اگائے گئے ہیں، تفصیل درجہ ذیل ہے:

نام ڈویژن	لگائے گئے پوداجات	مفت تقسیم شدہ	بذریعہ نوپود	کل پوداجات۔
سوات۔	16.1	9.265	100.420	۔125.8۔
کالام۔	5.3	5.248	17.100	27.7۔
الپوری۔	9.0	6.342	75.630	91.0۔
بونیر۔	9.3	5.822	24.520	39.7۔
ملاکنڈ۔	15.2	13.964	29.570	58.7۔
لوئیر دیر۔	12.3	14.902	33.660	60.8۔
اپر دیر۔	8.7	10.146	33.660	52.5۔
دیر کوہستان۔	6.3	2.434	16.950	25.7۔
چترال۔	7.3	4.430	82.120	93.8۔
ٹوٹل۔	89.6	72.6	413.7	575.8۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب! میں نے ایک 667 کوئسچن کیا ہوا ہے، آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں بلین ٹری کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا تھا، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک مالاکنڈ ڈویژن میں کتنے درخت لگائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے ہر ایک ڈسٹرکٹ کے مطابق۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کوئسچن میں نے 2017 میں بھی کیا تھا جو فلور پہ آ گیا تھا اور اس دن بھی کوئی اسطرح مسئلہ ہوا کہ اسمبلی ایڈجرن ہو گئی اور وہ کوئسچن میرا لیپس ہو گیا، ابھی یہ میں

دوبارہ سرسبز کر کے اس کوئسچن کو دوبارہ فلور پہ لے آئی ہوں۔ جنوری 2018 میں اس کا جواب آیا تھا، اسی کوئسچن کا محکمے نے دیا تھا جس میں ان لوگوں نے فگر بتایا تھا 11 کروڑ 18 لاکھ 12 ہزار 225 مالاکنڈ ڈویژن میں پودے لگے ہیں اور اس وقت وہ پراجیکٹ بند بھی ہو چکا تھا، ایک سال میں مجھے یہ جواب دے دیتے ہیں کہ 57 کروڑ 58 لاکھ لگے ہیں، جب پراجیکٹ بند ہو گیا تو 46 کروڑ یہ کہاں سے آ گئے ہیں یہ پودے جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر! جنوری 2018 میں یہ 6037 کوئسچن کا Answer ہے جو 11 کروڑ میں ہے اور 2019 میں 667 کا جواب ہے جو کہ 7 کروڑ 58 لاکھ کا ہے، یہ ہمارے مالاکنڈ ڈویژن کا ہے، یہ ایک سال میں کس طرح یہ Difference آیا، یہ پودے کس نے لگائے ہیں؟ یہ تو میں اپنے سارے مالاکنڈ بھائیوں سے چاہے وہ پی ٹی آئی سے ہیں، چاہے وہ جماعت اسلامی سے ہیں چاہے، وہ پیپلز پارٹی سے ہیں، چترال سے جو بھی ہیں، سب کو یہ کہتی ہوں، یہ کوئسچن آپ دیکھ لیں، یہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو چکا ہے کہ اس میں کونسا Answer سچا ہے کونسا جھوٹا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ آج کے بعد ہم اس پہ یقین نہیں کریں گے جو یہ ہمیں کوئسچن کا جواب دیتے ہیں، ہم کسی بھی محکمے پہ یقین نہیں کریں گے، ہم اس کی تفتیش کریں گے، یہ ہمیں لکھ کر اسی طرح غلط غلط Answer دیتے رہیں گے، کیوں؟ ہمارے ساتھ پھر ہمیں آنے کی ضرورت ہی کیا ہے، اگر یہ اپنے من سے اور اپنے فگر کمپلیٹ کر کے یہ لوگ اس طرح لکھتے ہیں تو ہمیں اس ایوان میں بیٹھنے کی ضرورت کیا ہے کہ ہم اس ایوان میں بیٹھ جائیں، یہ تو ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس ایوان کا مجروح ہوا ہے، اس ایوان کے ساتھ ہے یہ دو کوئسچنز ہیں، میرے کوئسچنز ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، اشتیاق ارمڑ صاحب! اشتیاق ارمڑ صاحب!

<u>جناب اشتیاق ارمڑ (وزیر ماحولیات):</u> جناب سپیکر، جس طرح محترمہ نے بتایا کہ مجھے آج سے ایک سال پہلے ایک فگر دیا پھر دوسرا فگر دیا، اس کو جو فگر دیا تھا، وہ جو پلانٹیشن ہم نے کی تھی، جو ہم نے پلانٹ کئے تھے اس کو نیچرل گروتھ کا نہیں ملا تھا، جو ہم نے تقسیم کئے تھے اس کا نہیں ملا تھا، دیکھو جس طرح ہم نے کہا کہ ہم نے کوئی پانچ ہزار Approximately ہمارے Sites تھے، ہمارے کوآرڈینٹس تھے، اس پر ہم جا کر، Already کمیٹی بھی بن گئی ہے اس میں، میرے خیال میں اب تو اس کو اس طرح کی بات کر کے آپ کمیٹی کی توہین کر رہے ہیں میرے خیال میں، کمیٹی کو ہم نے پورا اختیار دیا ہے، یہ واحد گورنمنٹ ہو گی

جو بلین ٹری پر ہم نے اللہ کے فضل سے آپ کو اوپن چیلنج ہے اپوزیشن کو بھی، میں نے میڈیا کو بھی کہا ہے، فلور پر کہا ہے، ہو سکتا ہے کہیں غلطی ہوئی ہو، میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں، ہم بھی انسان ہیں، کوئی غلطی ہوئی ہو گی لیکن آپ بالکل جا سکتے ہیں، ہم آپ کو Facilitate کریں گے، ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے لیکن آپ نے جو بتایا اس میں نیچرل گروتھ جو ہم نے شیئر کیا جس کے ہم نے انکلوژرز بنائے، اس کی بات نہیں ہوئی تھی، میرے خیال میں اس میں Include کر کے یہ بتایا۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں اس پر کمیٹی Already بن چکی ہے، اس پر مزید ڈسکشن کی ضرورت نہیں ہے، کمیٹی اپنا کام کرے اور رپورٹ پیش کرے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب عنایت اللہ صاحب، کوسچن نمبر 700۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، اس میں کمیٹی بن چکی ہے، اس میں۔

<u>وزیر جنگلات:</u> سپیکر صاحب، میری تجویز ہو گی کہ یہ سوال بھی اسی کمیٹی کے حوالے کریں، یہ سوال بھی اسی کمیٹی کے حوالے کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Already پارلیمنٹری کمیٹی اسی ایشو کے اوپر بنی ہے اور یہ Mover جو ہے، آپ بھی اس میں شامل ہیں، مس ثوبیہ کو بھی اس میں شامل کریں، ثوبیہ بھی شامل ہو جائیں، آپ اس میں بیٹھ جائیں، ایجنڈے سے ہٹ کر کوئی چیز نہیں ہو گی۔

* 700 _ <u>جناب عنایت اللہ:</u> کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور کو دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں سے ایک شہر قرار دیا گیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کی طرح اب خیبر پختونخوا میں بھی سردیوں کے موسم میں سموگ ہوتا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت پشاور کی حالت کو تبدیل کرنے اور لوگوں کی صحت کو محفوظ کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب اشتیاق ارمڑ (وزیر ماحولیات):</u> (الف) نہیں، پشاور کا شمار دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں بالکل بھی نہیں ہوتا، نہ ہی اس کی کوئی مستند سائنسی تحقیقاتی دلیل موجود ہے، یہ درست ہے، مختلف اخبارات اور ٹی وی چینلز پر یہ رپورٹ کیا جاتا ہے کہ پشاور دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں سے ایک ہے حالانکہ اس کا

سائنسی حوالہ موجود نہیں، سائنسی تحقیق کے کچھ اصول ہوتے ہیں، اگر کسی شہر کی آلودگی کا مطالعہ کرنا ہو تو تقریباً 52 ہفتوں پر مبنی ایک تحقیق منعقد کی جاتی ہے جس میں ہر ہفتے دو دن تقریباً آٹھ گھنٹے مختلف وقفوں میں وہاں فضائی آلودگی کے لئے نمونہ لیا جاتا ہے اور تجزیہ کے بعد پھر کہیں رپورٹ مرتب کرکے شائع کی جاتی ہے۔ ادارہ تحفظ ماحولیات خیبر پختونخوا کی اس حوالے سے اپنی ایک تحقیق بنام Environmental Profile of Khyber Pakhtunkhwa موجود ہے جو کہ 2017 میں شائع ہو چکی ہے، اس پروفائل کے مطابق PM 2.5 Particulate Matter اور No 2 اپنے مقررہ جس تجاویز کر چکی ہے جبکہ باقی Parameters اپنی حدود میں ہیں۔

(ب) نہیں، پشاور کی حالت سموگ کے حوالے سے پنجاب سے کئی گنا بہتر ہے کیونکہ پنجاب میں کوڑے کرکٹ کو کھلم کھلا جلایا جاتا ہے جو کہ فضائی آلودگی کا سبب بنتی ہے، اس کے علاوہ گرد و غبار بھی سموگ کی وجوہات میں سے ایک ہے، پشاور میں سموگ کے مسئلے پر قابو پانے کے لئے ادارہ تحفظ ماحولیات سے خیبر پختونخوا نے WSSP District Cantonment Board and PDA کو خطوط ارسال کئے ہیں کہ EPA ان تمام لوگوں کو محکموں کے خلاف کارروائی کرے گا جو کہ کوڑہ کرکٹ کو جلانے اور بغیر چھڑکاؤ کے سڑکوں کی صفائی میں ملوث قرار پائیں گے، لہذا اپنے زیر نگرانی کام کرنے والے عملے کو متنبہ کریں کہ فضائی آلودگی کا سبب نہ بنیں (Annex-1)۔ اس کے علاوہ اینٹوں کی بھٹیوں میں بھی ٹائرز جلائے جاتے ہیں جو کہ فضائی آلودگی کا سبب بنتے ہیں، اس مقصد کے لئے سی سی پی او اور ڈپٹی کمشنر پشاور کو خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے گزارش کی گئی ہے کہ لوکل ایڈمنسٹریشن کو احکامات جاری فرمائیں کہ اینٹوں کی بھٹیوں میں ربڑ جلانے سے گریز کریں۔ (Annex-II)

(ج) لوگوں کی صحت کو محفوظ بنانے کے لئے حکومت نے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے، اس کے علاوہ EPA نے حال ہی میں پشاور کی بائیس اینٹوں کی بھٹیوں کے مالکان پر کیسز بنا کر Environmental Protection Tribunal کو بھیجے ہیں، ان میں سے ایک Tyre pyroclosis بھی شامل ہے، بی آر ٹی کے منصوبے کی تکمیل کے بعد تعمیراتی کام سے پیدا ہونے والے گرد و غبار میں نمایاں کمی واقع ہو گی اور امید کی جاتی ہے کہ گاڑیوں کی تعداد میں بھی کمی ہو جائے گی جو کہ فضائی آلودگی کا سبب بنتی ہے۔

مزید براں محکمہ جنگلات نے Billion Trees Afforestation Project کے تحت پشاور کے علاقے گڑھی چندن میں کئی ایکڑ پر محیط اراضی پر مصنوعی جنگل اگایا ہے، یقیناً یہ جنگل فضائی آلودگی میں کمی میں اپنا کردار ضرور ادا کرے گا، اس کے علاوہ بالعموم دوران گشت ہوائی آلودگی پیدا کرنے اور دھند میں اضافہ کرنے پر پانچ کباڑ خانوں کو خیبر پختونخوا ادارہ تحفظ ماحولیات ٹون 2014 کے سیکشن 17 کے تحت فوری طور پر نوٹسز جاری کئے اور متعلقہ دن کی پیشی پر ان کو انتباہ کیا گیا اور حلفاً تحریر لی گئی کہ آئندہ وہ کبھی کسی قسم کے مواد کو کھلی جگہ پر آگ نہیں لگائیں گے۔ مزید برآں ان کو ماحولیاتی تحفظ کا آرڈر ای پی او جاری کر دیئے گئے ہیں، مزید یہ کہ 36 عدد کباب، تکہ فروشوں کو بھی فوری نوٹسز جاری کئے گئے اور ان میں سے گیارہ کباب، تکہ فروش نے متعلقہ تاریخ پر پیش ہونے کے بعد حلفاً اقرار کیا کہ اپنے کاروبار کو ماحولیاتی تقاضوں کے مطابق چلائیں گے اور کسی قسم کی فضائی آلودگی نہیں پھیلائیں گے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر صاحب! یہ جو جواب محکمے نے دیا ہوا ہے، میں نے یہ پوچھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ پشاور دنیا کی آلودہ ترین شہروں میں سے ایک شہر قرار دیا گیا ہے؟ تو ان کا جواب یہ ہے کہ یہ درست نہیں ہے، میں نے آج صبح نیٹ پر سرچ کی اور Polluted cities کی رینکنگ دیکھی، آپ کو بہت زیادہ خبریں نیٹ پر ملیں گی لیکن میں تین خبروں کا ذکر کرتا ہوں، ایک "مشرق" اخبار کے اندر سٹوری ہے، دوسری "ایکسپریس ٹریبون" کے اندر سٹوری ہے اور تیسری "دی نیوز" اخبار کے اندر سٹوری ہے اور یہ تینوں اخبارات کے اندر جو سٹوریاں آئی ہیں، وہ WHO کو Quote کرتے ہیں کہ WHO نے یہ رینکنگ کی ہے اور جو پشاور ہے، اسکو Fifth most polluted city declare کیا ہے، جس میں، یہ تھوڑی سی تفصیلات اس کی بیان کرتا ہوں، یہاں پر موجود ہیں، اس کی تفصیلات، یہ ٹریبون کی خبر ہے Most Polluted Ccities_ Peshawar was ranked second in WHOs` report. As according to WHOs` findings, air pollution has increased by 8% globally, in the past five years. World Health Organization has ranked Peshawar as the second most polluted city across the globe. According to report issued on Friday, data was collected from thirty thousand cities for the survey.، تو مسئلہ یہ ہے کہ ہم جب سوال کرتے ہیں، سچی بات ہے ہم حکومت کو Embarrass نہیں کرنا چاہتے ہیں، ہم تو ایک ایشو ہوتا ہے کہ جس پر ڈیبیٹ کرنی چاہیے ہوتی ہے جس پر حکومت کو متوجہ کرانا، ہم چاہتے ہیں کہ حکومت کو ہم متوجہ کرائیں، اگر حکومت کی طرف سے Canted response نہیں آتا ہے، صحیح رسپانس نہیں آتا ہے،

حکومت ایوان کو Deceive کرتی ہے تو ظاہر ہے اس کے نتیجے میں حکومت کی Accountability بھی نہیں ہو گی، اس کے نتیجے میں ہمارے مسائل سامنے نہیں آئیں گے، اس میں میں نے اگلا سوال یہ پوچھا تھا، سموگ کے بارے میں پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ سموگ خیبر پختونخوا کا ایشو نہیں ہے، یہ بات درست ہے کہ سموگ خیبر پختونخوا میں کم ہے، یہ بات درست ہے کہ کم ہے لیکن سموگ خیبر پختونخوا کے اندر بھی داخل ہوتا جا رہا ہے، یعنی جس طرح پنجاب میں ہے اور اس پر Statistics میں نے پڑھے ہیں کہ سموگ سے جو Deaths ہوتی ہیں، وہ جو Fatal diseases ہیں ان سے زیادہ ہوتی ہیں، اس لئے وہ داخل ہوتا جا رہا ہے، یہ میرا سوال کرنے کا مطلب یہ تھا کہ ہمیں اس کی بھی فکر کرنی چاہیے کہ اگر پنجاب کی طرح خیبر پختونخوا میں بھی فوگ کی بجائے اب سموگ یہاں بھی شروع ہو تو اس کے لئے ہمیں تدابیر کرنی چاہیے Preventive measures لینے چاہئیں، یہ دونوں چیزیں میں نے اسی Context میں پوچھے تھے۔ اشتیاق بھائی ہمارے دوست ہیں، بھائی ہیں اور مجھے پتہ ہے یہ جواب انہوں نے نہیں دیا ہے، یہ ان کے ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے لیکن ان کو پوچھنا چاہیے ڈیپارٹمنٹ سے کہ آپ نے کیوں غلط جواب دیا ہے؟

جناب سپیکر: جی اشتیاق ارمڑ صاحب۔

وزیر ماحولیات: میں عنایت بھائی کی اس بات کے ساتھ بالکل Agree کرتا ہوں، دیکھو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پشاور میں جو Pollution ہو رہا ہے جو Noise pollution ہے، جو Air pollution ہے، اس پر بات ہو رہی ہے لیکن ان کے لئے جو ٹی وی چینل نے یا اخبار سے جو انہوں نے کیا ہے، اس پر کوئی ایسا وہ نہیں ہے، ہم ہر باون ہفتوں میں ایک سمپل لیتے ہیں، اس پر ہم ڈیبیٹ کرتے ہیں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے اندر انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے اندر اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سموگ بھی ایک بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے جس طرح لاہور میں بنا ہوا ہے لیکن اس کے لئے بھی ہم نے سدباب کئے ہیں، فرسٹ ٹائم یہاں پر ہمارے کے پی کے اندر ہم نے انوائرنمنٹ ٹریبونل بنایا جو کہ پہلے نہیں تھا، انوائرنمنٹ پروٹیکشن ایکٹ یہاں سے پاس کیا، انوائرنمنٹ پروٹیکشن ٹریبونل بنایا تاکہ لوگوں کو جرمانہ کرے اور زیادہ سے زیادہ جرمانہ کرے تاکہ سزا اور جزا کا ایک قانون ابھی آجائے گا ان شاء اللہ، اسی طرح آپ نے سموگ کی بات کی، تھوڑا سا میں بتانا چاہتا ہوں، گڑھی چندن ہمارا ایک، یہ پشاور سے کوئی پچیس چھبیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، وہاں پر تقریباً کوئی ایک لاکھ چھیالیس ہزار کنال زمین ہم نے لی ہے اور چھیالیس ہزار کنال پر ایک لاکھ چھیالیس میں چھیالیس ہزار کنال پر ہم جنگل لگا چکے، میری دلی خواہش ہو گی کہ آپ جیسے پڑھے

لکھے لوگ میرے خیال میں عنایت بھائی، آپ ہمارے ساتھ ایک وزٹ کریں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب جو Drive ہمارا چلے گا، ان شاء اللہ جو ہم بلین ٹری کا دوبارہ فیز شروع کر رہے ہیں تو سموگ کا تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں، ان شاء اللہ پشاور میں یہ سموگ نہیں ہوگی انشاء اللہ، اللہ کے فضل سے ہم کوشش کریں گے کہ اس پر قابو پائیں، باقی کوئی Authentic source ایسا نہیں ہے کہ جس سے یہ کہہ سکیں کہ یار اس طرح پلوشن ہے، یہ پلوشن ہے، ہم کوشش کر رہے ہیں اور آپ کی بات بالکل صحیح ہے کہ ہمیں اس پر ایک ڈیبیٹ کرنی چاہیے اور اس میں پڑھے لکھے لوگ جس طرح عنایت بھائی کچھ ہمارے اور پارلیمنٹیرین صاحبان ہونگے، بیٹھ کر اس پر بات کر سکتے ہیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 779، جناب ظفر اعظم صاحب، 779، جناب ظفر اعظم صاحب۔

* 779 _ ملک ظفر اعظم: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ضلع کی سطح پر ایس۔آئی۔ڈی۔بی کے تحت ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹرز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پروگرام ابتدائی طور پر کب سے شروع کیا گیا، مذکورہ سنٹرز کی تعداد اور جگہ کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز حکومت دیگر پراجیکٹس کی طرح مذکورہ پراجیکٹ کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) SIDB نے صوبے کے مختلف اضلاع میں ریڈی میڈ گارمنٹس ٹریننگ سنٹرز قائم کرنے شروع کئے ہیں، ان سنٹرز کی فنڈنگ پراجیکٹس کی صورت میں صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے توسط سے ہوتی ہے۔ ان ملازمین کو صوبائی پراجیکٹ پالیسی کے تحت مقررہ مدت کے لئے بھرتی کیا جاتا ہے، PC-1 کے مطابق ایسے سنٹرز کا دورانیہ مکمل ہونے کے بعد ان کو بند کر دیا جاتا ہے۔ اس سال جاری ترقیاتی منصوبہ (KP Women Skill and Entrepreneurship Development Program) جو کہ نومبر 2018 میں شروع کیا گیا کہ تحت 21 ریڈی میڈ گارمنٹ ٹریننگ سنٹرز اور 3 بزنس ڈیویلپمنٹ سنٹرز برائے خواتین کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، SIDB میں مذکورہ سنٹرز سالانہ ترقیاتی منصوبہ ADP منظوری کے بعد سال 2018 میں شروع کیا گیا ہے ضلع وار سنٹرز کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

1 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر پشاور۔۔۔۔ ضلع پشاور

2 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر ناصر کلے۔۔۔۔ ضلع پشاور

3 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر بدرشی۔۔۔۔ ضلع پشاور

4 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر پہاڑی کٹی خیل۔۔۔۔ ضلع نوشہرہ

5 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر امان گڑھ۔۔۔۔ ضلع نوشہرہ

6 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر نوشہرہ کلاں۔۔۔۔ ضلع نوشہرہ

7 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر اکوڑہ خٹک۔۔۔۔ ضلع نوشہرہ

8 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر نندرک۔۔۔۔ ضلع نوشہرہ

9 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر تورڈھیر۔۔۔۔ ضلع صوابی

10 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر کوٹھا۔۔۔۔ ضلع صوابی

11 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر اتمانزئی۔۔۔۔ ضلع چارسدہ

12 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر ایبٹ آباد۔۔۔۔ ضلع ایبٹ آباد

13 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر بکوٹ۔۔۔۔ ضلع ایبٹ آباد

14 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر جرید کاغان۔۔۔۔ ضلع ایبٹ آباد

15 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر ناہتہ۔۔۔۔ ضلع ایبٹ آباد

16 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر سینگور۔۔۔۔ ضلع چترال

17 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر بونی۔۔۔۔ ضلع چترال

18 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر تیمرگرہ۔۔۔۔ ضلع دیر

19 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر کرک۔۔۔۔ ضلع کرک

20 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر بنوں۔۔۔۔ ضلع بنوں

21 ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر ٹانک۔۔۔۔ ضلع ٹانک

22 ویمن بزنس ڈیویلپمنٹ سنٹر پشاور۔۔۔۔ ضلع پشاور

23 ویمن بزنس ڈیویلپمنٹ سنٹر سوات۔۔۔۔ ضلع سوات

24 ویمن بزنس ڈیویلپمنٹ سنٹر ڈی آئی خان۔۔۔۔ ضلع ڈی آئی خان

SIDB ایک خود مختار ادارہ ہے جس کو حکومت کی طرف سے تنخواہوں اور دیگر جاری اخراجات کی مد میں کوئی مدد حاصل نہیں، SIDB کو اس وقت بھی اپنے بجٹ میں خسارے کا سامنا ہے۔

<u>ملک ظفر اعظم</u>: جناب سپیکر صاحب! جواب تو انہوں نے بڑا تسلی بخش دیا ہوا ہے لیکن میرا مقصد اس میں حل نہیں ہوا ہے۔ کیونکہ میں نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، ظفر اعظم صاحب۔

<u>ملک ظفر اعظم</u>: کیونکہ یہ سوال، جواب نامکمل ہے، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ اگر جواب اثبات میں ہو تو پروگرام ابتدائی طور پر کب سے شروع ہوا ہے؟ انہوں نے کوئی، پتہ ان کو نہیں ہے کہ کب سے یہ پروگرام شروع ہوا ہے یہ گارمنٹس سنٹرز، لہذا یہ پراجیکٹ جو میرے خیال میں 2007 میں شروع ہوا تھا، یہ ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں اور یہ پراجیکٹ 2007 سے پراجیکٹ ہی آرہا ہے اور میرے اس میں جو ملازمین ہیں، جو زنانہ اس میں کام کرتے ہیں گارمنٹس سنٹرز میں، ان کی ریگولرائزیشن کے متعلق میں نے پوچھا ہے کہ ان کو کب، یا کوئی ارادہ بھی ہے کہ ان کو ریگولرائز کریں گے یا نہیں؟ یہی میرا سوال ہے اور وہ نہیں آیا ہوا ہے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر ٹرانسپورٹ، سوری انڈسٹریز، جناب کریم خان صاحب، یہ جرنلسٹس کے لئے کوئی باہر گیا تھا بات کرنے؟

<u>جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت)</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ د ملک صاحب شکریه ادا کوؤ، دا کوم سوال چې تاسو وایئ چې نیمګړے وو نو د هغې جواب خو تاسو پخپله ورکړو چې دا 08-2007 کښې دا شروع شوے وو۔ دویم تاسو خبره اوکړله، دا د اے ډی پی بلاک ایلوکیشن سکیم دے او دا فکس دے، په کومه علاقه کښې چې درې کله دا سنټر اوچلیږی نو بیا دا بل ځل له نورو، شفټنګ پروګرام دے دډیپارټمنټ، زمونږه دا پروګرام دے او اوس چونکه دا د اے ډی پی سکیم دے، اوس دې له مونږه یو نوے شکل ورکوؤ، جدت دپکښې دا راولو چې مونږه درې ویمن بزنس ډیویلپمنټ سنټرز جوړ کړی دی او اوس مونږ دا وایو چې مونږ سره نورو ځایونو کښې هم انډسټریل سټیټو کښې داسې دغه شته دے چې هغه ضلعو کښې مونږه دا Introduce کړو بغیر خرچې او بیا دا مونږه Self- sustained model جوړ کړو چې په دې سنټرو کښې چې شپږ

میاشتو کورس دے چې دوه میاشتو کښې هغه کورس اوکړی نو د هغوې لاس صفا شی نو د هغې نه چې کوم آئټمز جوړیږی نو د دې د پاره مونږه بینکونو سره هم خبرېکړې دی او مونږه وایو چې یره دا Input ځه حکومت واچوی، هغه شے جوړ شې او هغه خرڅ شی او هغه پیسې بیا راشی او مونږه ئے Circulate کړو په ځه طریقے سره، نو د دې سره به یو دا به په خپلو پښو اودریږی او د دې سره سره به دا دریې کاله پس یو علاقې له او بلې بلې علاقې له، په دې پیمانه باندې په لګو پیسو باندې به دا د دې دا پروګرام چلیږی، نو ستاسو که ځه سپلمنټری وی نو تیار یم ورته۔

جناب سپیکر: جی ظفر اعظم صاحب۔

ملک ظفر اعظم: جناب، جواب سے تو میں مطمئن ہوں لیکن ایک بات میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان ملازمین جو 2017 سے اس میں کام کر رہے ہیں جو ہر سال ان کا Tenure ختم ہو کر پھر نئی اپوائنٹمنٹس کرتے ہیں، کیا ان کی ریگولرائزیشن کے متعلق بھی منسٹر صاحب نے کچھ سوچا ہے کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب، سپلمنٹری۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، بہت پہلے سے بنوں میں ایک سنٹر تھا لیدر گڈز کا اور جب یہاں پر فارنرز آتے تھے تو وہاں پر اس کے سامان جو تھے، صوبائی حکومت ان کو دیتی تھی، تو پھر 2002 سے پہلے ان کو بند کیا گیا اور جب میں یہاں پر As a CM آیا تو دوبارہ اس کو ہم نے چالو کیا اور وہاں پر اس یونٹ سے اتنے ہنر مند پیدا ہوئے ہیں کہ ابھی لوگ گھروں میں بیٹھ کر بھی وہاں پر یہ سامان کی تیاری کرتے ہیں، تو اس کو دوبارہ بند کیا گیا۔ جب اے این پی اور پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی تو اس کے بعد یہ لوگ کورٹ میں چلے گئے اور عدالت نے دوبارہ لکھا ہے کہ اس کو بحال کریں، چونکہ اس یونٹ سے کافی ہنر مند پیدا ہوتے ہیں اور کورٹ کا فیصلہ بھی ڈیپارٹمنٹ کو آیا ہے، کئی بار میں نے خود بھی رابطہ کیا، اگر منسٹر صاحب اس کو بھی ذرا منگوالیں کہ بنوں لیدر گڈز کا مسئلہ کیا ہے اور کہاں پر رکا ہوا ہے اور کورٹ نے بھی، تو اگر آپ اس کو دوبارہ وہاں پر بحال کریں گے تو جس طرح ابھی آپ کی پالیسی ہے کہ ہم لوگوں کو ہنر مند پیدا کر دیں جو باہر جائیں اور یہاں پر کام کریں، اور وہاں پر مشینری بھی موجود ہے، وہاں پر جو لوگ اس میں سروس کر رہے تھے، وہ بھی موجود ہیں اور اس نے ہر سال کوئی نقصان نہیں کیا ہے، بلکہ کمائی کی

ہے جو اپنی تنخواہ ہے، اس سے پیسے زیادہ ڈبل پیدا کئے ہیں، تو وہ گورنمنٹ کو Loss بھی نہیں ہے، تو اگر منسٹر صاحب مہربانی کر کے اس کو بھی منگوالیں اور اس کو دوبارہ چالو کریں۔

جناب سپیکر: جناب کریم خان صاحب، جی منور خان صاحب، سپلمنٹری۔

جناب منور خان: تھینک یو۔ میں منسٹر صاحب سے، میں جو یہ لسٹ دیکھ رہا ہوں، پچھلے سالوں میں لکی میں بھی یہ جو ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر تھا تو ابھی لسٹ میں میں دیکھ رہا ہوں، لکی کہیں نظر نہیں آ رہا ہے، تو اس کی ذرا وضاحت کر لیں کہ یہ کہیں اور جگہ پر تو شفٹ نہیں، میرا خیال ہے کہ شاید چیف منسٹر نے مہربانی کی ہے، میرے خیال میں نوشہرہ، کیونکہ اس لسٹ میں نوشہرہ، نوشہرہ، نوشہرہ، نوشہرہ، نوشہرہ، نوشہرہ اور نوشہرہ، کہیں لکی بھی میرے خیال میں نوشہرہ تو نہیں گیا۔

جناب سپیکر: جناب کریم خان صاحب۔

جناب صلاح الدین: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دو سپلیمنٹری تو ہو گئے۔

جناب صلاح الدین: بس ایک بات کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: ٹھیک ہے Okay, come on.

Mr. Salahudin: Mr. Speaker, if you look at the list, Nowshera at seven place, there are seven for Nowshera and Peshawar " Paikhawar" being the most populace of the whole province, why only two for Peshawar, for the whole of Peshawar District and why seven of them for Nowshera? What about this? Is it not something very discriminatory with Paikhawar?

Mr. Speaker: Honourable Minister for industries, Janab Karim Khan, to respond.

ایک آواز: په انګریزئ کښې به جواب ورکوئ۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: په انګریزئ کښې به ورکوؤ، دا څه خبره نه ده جی، چې کومه ژبه وایئ نو په هغې کښې به ورکوم جواب۔ وړمبے خو د ملک صاحب د خبرې جواب به ورکوؤ جی، ملک صاحب دا د دریو، د دریو کال سکیم دے، درې کاله پس دا شفټ کیږی بلې علاقې ته، د دې وجې نه ریګولرائزیشن نه دے شوے، په دیکښې به یو سنټر نیم وی، په دیکښې په ورستنی کال کښې بریک راغلے وو، یو کال دې له اے ډی پی نه وه ورکړې شوې، بیا په بل کال

باندې بیا ورته پیسې کیښودې شوې او دا د دریو دریو کالو، زمونږه پروګرام دا دے چې دا به چورلو، په یو علاقه کښې به فکس نه وی، څنګه چې درانی صاحب خبره اوکړله نو جناب سپیکر، افسوس کی بات ہے کہ ہمارے صوبے میں فیڈرل گورنمنٹ کی سپورٹ سے جو بھی کچھ چل رہا تھا، وہ بالکل Stain still ہے، چارسدہ میں اسی قسم کا ایک سنٹر ہے جو لیدر کے ساتھ اور وہاں چپل سازی اور بوٹس کے ساتھ ان کا تعلق تھا، وہ بھی ویسا پڑا ہے، سوات میں ڈی ہائیڈریشن یونٹ لگایا گیا ہے اور Un operational ہے، چارسدہ میں زمین لی گئی ہے، اس پر کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ اس طرح درانی صاحب نے کہا ہے تو ان کو ٹریننگ دینا تھی، ٹریننگ دے کر ابھی ماشاء اللہ، اسلام آباد میں میں ایک دفعہ گیا، وہاں سے پوچھا کہ یہ پراڈکٹ کہاں کا ہے؟ تو کہا کہ یہ بنوں کا ہے، کوئی Female ہے وہ چلا رہی ہیں ان شاء اللہ میں ابھی وزٹ کر رہا ہوں سب علاقے میں اور سارے اسمبلی ممبران، معزز ممبران سے میری درخواست ہے کہ میں نے ڈائریکشنز دیئے ہیں، تمام ڈی سی اوز کو کہ آپ مجھے اپنی Strength دے دیں، Strength, district potential دے دیں تاکہ ہم مائیکرو لیول پر چلے جائیں، جہاں پر Cottage Industry ہے اس کو اوپر لائیں، سمال اینڈ میڈیم انڈسٹری کو اوپر لائیں اور بڑی انڈسٹریاں جو ہیں ان کو تو ویسے بھی سپورٹ مل رہی ہے، مراعات مل رہی ہیں لیکن جو ہمارے اور آپ کے علاقے میں چھوٹے چھوٹے لوگ ہیں، چھوٹے چھوٹے کام کرتے ہیں، ان کو نکھاریں، تو ان شاء اللہ اس کو میں خود بھی دیکھوں گا اور جو Input ان کے لیے چاہیے ہو گی، اور دوسری بات یہ ہے کہ بنوں میں الحمد للہ جو انڈسٹریل سٹیٹ ہمارا ہے، وہ Almost فل ہے، ہم دوسری ایک پوزیشن میں ہیں کہ دوسرا انڈسٹریل سٹیٹ وہاں پر بنالیں۔ جہاں تک صلاح الدین بھائی کا تعلق ہے، ٹھیک ہے جی آپ کا گلہ ہم دور کریں گے، آپ دیں Suggestion، پھر یہ تو دیکھیں جس علاقے کے ایم پی ایز تگڑے ہوتے ہیں Pursuance، کرتے ہیں اور جو بھائی بیٹھے رہتے ہیں، وہ اپنے آپ کو وہ نہیں کرتے ہیں لکی میں، لکی میں پوزیشن یہ ہے کہ تین سال بعد اس نے وہاں سے شفٹ ہونا ہے، دوسری جگہ، تین سال بعد فرض کریں یہ میرے علاقے میں ہے تو یہ تین سال بعد وہاں بند ہو کر دوسرے علاقے میں جائے گا کیونکہ تین سال کا پراجیکٹ ہے، چھ مہینے میں یہ کورس کرتے ہیں، چھ مہینے میں Train ہو جاتی ہیں بچیاں، ان کو چھوڑ کر تو تقریباً چھ Batches یہ تیار کر لیتے ہیں، ایک Batch میں پچاس بچیاں ہوتی ہیں تو کافی ورک فورس بن جاتا ہے، وہ لوگ Self sustained اپنے لئے خود کمائی کا ذریعہ ان کا بن جاتا ہے، اور پھر دوسرے

علاقوں میں، توان شاء اللہ جو ہم ماڈل لارہے ہیں جو Self sustained model ہے توان شاء اللہ اس میں ہم کوشش کریں گے کہ ہر حلقے کو یہ ٹیکنیکل سہولت مہیا ہو تا کہ لوگ مستفید ہو سکیں۔ ٹھیک ہے جی؟ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ظفر اعظم صاحب۔

<u>جناب منور خان:</u> جناب سپیکر، میں۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، کافی بات ہو گئی ہے اس پر، کافی بات ہو گئی ہے، کریم خان صاحب میرے خیال میں یہ بڑی ہی Important بات ہو رہی تھی، ہمارے صوبے میں سب سے زیادہ بے روزگاری جو ہے وہ بہت زیادہ ہے، Jobs ہیں نہیں اور یہ جو آپ کا شعبہ ہے، اس میں بہت زیادہ کام کی ضرورت ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ٹریننگ دیں، اگر Possible ہے تو بینک سے Loan لے کر دیں اور ان کو پاؤں پر کھڑا کریں Like Sialkot، اب سیالکوٹ ہر گھر کے اندر ریکٹس بن رہے ہیں اور فٹ بال بن رہے ہیں اور فرسٹ کلاس ان کے روزگار کا کھاتا ہے، فیصل آباد میں ہر گھر میں کھڈیاں لگی ہوئی ہیں، کپڑا بنا رہے ہیں، تو جیسے آپ نے بات کی کہ ڈپٹی کمشنرز کو آپ نے ہدایت کی ہے کہ وہ Potential بتائیں، تو میرے خیال میں کہ بہتر یہ ہے کہ اس ہاؤس کے جتنے بھی ممبرز ہیں، یہ آپ کو ایک ہفتے کے اندر اپنے اپنے ڈسٹرکٹ کا Potential بتائیں کہ کس ڈسٹرکٹ میں کس چیز کو Cottage industry کے طور پر، کسی طور پر آپ Adopt کر سکتے ہیں، ٹریننگ دے سکتے ہیں اور پھر وہاں جو لوگ ہیں، وہ وہاں اپنا روزگار حاصل کر سکتے ہیں، ہ اس کو ہمیں ہر صورت، اور باہر کے ماڈلز بھی ہیں ہمارے سامنے کہ کئی ممالک میں Like Bangladesh وہاں پر ہوا، اور کئی جگہوں ہوا، تو اس پر ہمیں فوکس کرنا چاہیے اور یہاں ہم اور بہت ساری گفتگو کرتے رہتے ہیں اور تمام ممبران سے میں ریکویسٹ کروں گا کہ ایک ہفتے کے اندر کریم خان صاحب کو اپنے اپنے ڈسٹرکٹ کا، اپنے ڈی سی سے بیٹھک مل لیں، ڈپٹی کمشنر کا بھی فیڈ بیک بھی لے لیں اور Potential لے لیں کہ کیا Cottage industry یا کوئی چیز ہم ٹریننگ کا پروگرام ہم اس ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کروا سکتے ہیں کہ وہاں، لیکن پھر صرف ٹریننگ نہ ہو، پھر جو لوگ Trained ہوں تو ان سے کام بھی لیا جائے تا کہ وہ دیکھا جائے Supervision ہو، ان کی کوئی فنانشل مدد بھی کی جائے اور پھر یہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے، یہ اس Patronize بھی کرے آئندہ کے لیے کہ جو بھی ان کی Products ہیں There should be some display centres in all the cities or some

cities. جہاں پر ان کی Products Display ہوں اور لوگ ان کو Buy کر سکیں۔ جی کریم خان صاحب۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: سر جی، یہ جو Women Development Centre کا Concept ہی یہی ہے کہ جو ہمارے علاقے میں کچھ بھی ہماری Females بنائیں، اس میں آ کر Display کریں، وہاں پر اس کی مارکیٹنگ ہو، کوئی بھی گاہک آ جائے تو ان کو ریفر کر کے وہاں پر، تو اس کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے، موجودہ پوزیشن میں پراونشل گورنمنٹ کا یہی پروگرام ہے کہ جو Feasibilities ہمارے پاس آ رہی ہیں، اس Feasibility میں ایچ آر کو ہم چیک کرتے ہیں کہ کس کس ورک فورس کا ڈیمانڈ ہے اور اس کو پھر ہم اس علاقے میں ان کی ٹریننگ کا بندوبست کریں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی کریم خان صاحب۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: سر، میرے آفس سے تمام ایم پی ایز کو لیٹر جائے گا، پروفارما جائے گا کہ آپ اپنے حلقے میں جو جو Potential ہے، کیا کیا چیزیں ہیں، آپ کے حلقے میں جس کو ہم سمال انڈسٹریز کے طور پر لے سکتے ہیں، Cottage پر لے سکتے ہیں، مائننگ پر لے سکتے ہیں، اس کے لیے Investor ہمارا کام ہے، جہاں تک Job creation کا وعدہ ہے، جناب پرائم منسٹر نے جو وعدہ کیا تو وہ کلاس فوروں سے تو پورا نہیں ہونا ہے، وہ ان شاء اللہ انڈسٹری سے پورا ہو گا اور ہم کہہ رہے ہیں کہ صوبے کے پاس وسائل نہیں ہیں، ہم Self sustained ماڈل پر آئیں، ساری دنیا میں Self sustained model, private self sustained model بتا رہے ہیں، بنیادی چیز وہ چیز ہے جو آپ کے پاس ہے، مثلاً میں مانسہرہ میں دنیا کا بہترین گرینائیٹ سوفٹ سٹون ہے، اور چیزیں ہیں، ان چیزوں کو آگے Investor ڈھونڈنا ہے، پارٹنرشپ ان کی کرانی ہے تاکہ وہ اپنے پیروں پر علاقے کے لوگ بھی کھڑے ہو جائیں اور Investor بھی وہاں سے Benefit لے کے جائے، یہی پوزیشن ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جیسے بات ہوئی ہے ایم پی ایز کی مشاورت سے، آپ کو مل جائے گی، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ایک سال ہم سڑکیں نہ بنائیں تو نہ بنیں، یہ ٹریننگ پروگرامز ہوں، لوگ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیں، روزگار کے مواقع نکلیں کیونکہ گھر میں کھانا نہیں ہے، اگر روڈ اس کا پکا ہے یا کچا ہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ So we should concentrate on these projects جو کہ Job oriented چیزیں

ہوں اور لوگوں کو روزگار مل سکے۔ تھینک یوویری مچ۔ جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب،798، Lapsed۔ جناب عنایت اللہ صاحب،778۔

* 778 _ جناب عنایت اللہ: کیاوزیراوقاف ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ مردان میں محکمہ کی 35ہزار کنال زمین موجودہے جوکہ لوگوں کے قبضے میں ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس اراضی کا فیصلہ محکمہ اوقاف کے حق میں دیاہے؛

(ج) اگر(الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سپریم کورٹ کا فیصلہ کب آیاہے اور حکومت نے اس فیصلے کے بعدزمین کوواگزار کرانے کے لئے کیااقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شکیل احمد (وزیرمال واملاک): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ مردان میں محکمہ اوقاف کی 36110کنال زمین موجودہے جوکہ لوگوں کے قبضے میں ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس اراضی کا فیصلہ محکمہ اوقاف کے حق میں دیاہے۔

(ج) وقف اراضی تعدادی 36110کنال کا مقدمہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے16جون2014کو محکمہ اوقاف کے حق میں صادر کیاہے(جھنڈاالف) محکمہ کی Petitioners کے ساتھ معاہدہ اجارہ داری کے حوالے سے بات چیت ہوئی تھی لیکن جن شرائط پر محکمہ معاہدہ اجارہ داری کرانا چاہتا تھااس کے لئے وہ راضی نہیں تھے اور محکمہ انکے مطالبات پر راضی نہیں تھااس لئے محکمہ نے اخبارات میں اشتہارات شائع کئے جس کے تحت تمام متعلقہ کاشتکاروں کو اجارہ داری کے لئے دعوت دی گئی، (جھنڈا، ب)ان میں صرف74قابضین نے محکمہ کے ساتھ 3ہزار78کنال16مرلے وقف اراضی کا معاہدہ اجارہ دستخط کیا، اس کے بعد Petitioners نے دوبارہ پشاور ہائی کورٹ میں اخبار اشتہار برائے اجارہ داری کے خلاف حکم امتناعی حاصل کی ہے(جھنڈاج)اور محکمہ نے مزید معاہدہ خیبر پختونخوا نے ایک کمیٹی برائے نمبر SO(Auqaf-11)2-4-2016/1370-79 مورخہ 17/2/2017بنائی (جھنڈاد) کہ وہ مذکورہ وقف اراضی کواجارہ پر دینے کے لئے کوئی ٹھوس حل نکالے، اس سلسلے میں وقتاًفوقتاً کمیٹی کے اجلاس منعقد ہورہے ہیں، حال ہی میں پشاور ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن پر فیصلہ صادر فرمادیاہے لیکن تحریری فیصلہ ابھی

موصول نہیں ہوا ہے جونہی تحریری فیصلہ موصول ہو جائے گا تو ہائی کورٹ کے فیصلہ کے مطابق لائحہ عمل طے کرایا جائے گا۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔جناب سپیکر صاحب، یہ جواب جوانہوں نے دیا ہے تو اس میں مسئلے کی جو Gravity ہے، اس کو کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دیکھیں صوبے کے اندر انہوں نے کہا ہے کہ کوئی 2764 صنعتی یونٹس ہیں جن میں سے 421 بند ہیں تو اس لئے جو جواب آتا ہے، جواب آیا ہے تو اس میں لگتا ہے کہ 2764 میں 421 بند ہیں تو یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، حالانکہ یہ بریک اپ اگر یہ دیتے کہ یہ 2721 میں SIDB کے کتنے ہیں اور بڑے صنعتی یونٹس کتنے ہیں؟ تو پھر Gravity جو ہے سامنے آتی، آگے جو تفصیل ہے، اس میں لکھا ہوا ہے کہ 301 جو ہیں وہ خیبر پختونخوا اکنامکزون ڈیویلپمنٹ کمپنی کے ہیں بند اور SIDB کے چوالیس ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بڑے صنعتی یونٹس ہیں، ان میں ایک بہت بڑی تعداد جو ہے وہ بند ہے اور خیبر پختونخوا اکنامک زون ڈیویلپمنٹ جو کمپنی انہوں نے KPEZMIK بنائی ہے اور ان کا جو Board of Investment ہے، ان دونوں کی کارکردگی اس سے معلوم ہوتی ہے کہ یہ حکومت تو اس پر خرچہ کر رہی ہے اور اس کو پیسے بھی دے رہی ہے

جناب سپیکر: آپ کا کوسچن اوقاف سے ہے یا انڈسٹریز سے ہے؟

جناب عنایت اللہ: اوقاف والا۔

جناب سپیکر: اوقاف سے ہے ناں۔

جناب عنایت اللہ: میں انڈسٹریز والا ختم، یہ

جناب سپیکر: کوسچن 778، یہ اوقاف سے ہے۔

جناب عنایت اللہ: اچھا، 778 پر بھی میں بتاؤں سر جی، کہ اوقاف سے میں، وہ بھی میں، میں بتاتا ہوں اوقاف کا جو کوسچن ہے، اس میں 36000 ہزار کنال اراضی جو ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسمبلی کا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ جو ہے ہمارا اپنا وہ موجود رہے ہاؤس میں اور ساری کارروائی کو وہ ریکارڈ کرے۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب، یہ جواب جو انہوں نے دیا ہوا ہے کہ 36110 کنال اراضی جو ہے اس پر لوگوں کا قبضہ ہے مردان کے اندر اور یہ بڑا پرانا کیس ہے بہت پرانا کیس ہے اس کے لیے کوئی Serious attempt حکومت کی طرف سے نہیں ہو رہی ہے اور اگر حکومت سیریس Serious attempt کرے

اوراس زمین کو واگزار کرے تو اسی حکومت کو فائدہ ہو گا۔ اس میں میں بھی جب منسٹر تھا تو کمیٹیز بنی تھیں، اس میں ہم نے حکومت کو Proposals دی تھیں کہ اگر یہ لوگوں سے واپس نہیں لے سکتے ہیں تو یہ لوگوں کے اوپر بیچ دیں، اس کی کوئی کنٹرول قیمت مقرر کریں اور کیبنٹ سے اس کی Approval لے لیں لیکن جب حکومت کی ایک زمین کا آپ کے حق میں فیصلہ سپریم کورٹ سے آگیا ہے اور حکومت اس کو قبضے میں نہیں لے سکتی ہے تو اس کو Dispose of کرے، حکومت کا جواب جو ہے تو وہ کوئی اطمینان بخش نہیں ہے، وہ پھر کورٹ کا سہارا لیتی ہے کہ کورٹ کے اندر اس کے اوپر Stay ہے، دیکھیں اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ اس کے اندر سپریم کورٹ کی طرف سے فیصلہ آگیا ہے تو کورٹ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Inayatullah Khan Sahib, the answer is taken as read, any supplementary? Otherwise, I will invite the honourable Minister to respond.

جناب عنایت اللہ: منسٹر اس پر Respond کریں کہ وہ اس زمین کو واگزار کرنے کے لیے کیا اقدامات اٹھاتے ہیں اور کب تک اس زمین کو قابضین سے واگزار کرایا جائے گا؟

جناب سپیکر: کریں جی، منسٹر صاحب اس پر Respond، آنریبل لاء منسٹر، آنریبل لاء منسٹر۔

سلطان محمد خان (وزیر قانون): Sir, I thank Inayatullah Sahib for this Question and indeed this is an issue that has been running for a long time now. اور پانچ سال ماشاء اللہ، کہنا پڑتا ہے، نہیں کہنا چاہ رہا ہوں لیکن پانچ سال عنایت اللہ صاحب کی جو پارٹی ہے تو Ministry was with his party، ہمارے بڑے آنریبل حبیب الرحمان صاحب تھے He headed the Ministry تو جس طرح وہ کہہ رہے ہیں، یہ بہت عرصے سے یہ مسئلہ چل رہا ہے، مطلب یہ کہ کسی گورنمنٹ کے ساتھ Related ہے بھی نہیں، سر یہ حکومت کی پالیسی تو بہت زیادہ کلیئر ہے اس کے اوپر کہ جو بھی اوقاف کی پراپرٹی ہو یا جو بھی، اوقاف کی پراپرٹی کے علاوہ بھی جو سٹیٹ لینڈ ہو گا تو That has to be taken from any occupier، تو اس میں بھی چونکہ یہ کیس سپریم کورٹ تک گیا تھا اور جب گورنمنٹ نے ایکشن کیا ہو گا تب ہی سپریم کورٹ تک گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس میں کوئی فیصلہ بھی آچکا ہے جو ابھی پہنچا نہیں ہے۔

وزیر قانون: سر، وہی، وہی میں بتانے کی کوشش کر رہا ہوں، اگر یہ گورنمنٹ ایکشن نہ لیتی تو سپریم کورٹ تک کسی کو پھر ضرورت کیا تھی کہ وہ جائے؟، تو سر، اس میں سپریم کورٹ کا جو فیصلہ ہے، وہ جواب کے ساتھ جو ہے وہ Attached ہے اور اس میں سپریم کورٹ میں جب یہ آخر میں یہ فیصلہ ہو رہا تھا تو

اس وقت ایک کمٹمنٹ جو ہے سپریم کورٹ کے اندر ہوئی اور یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ جو ہے سر، یہ لگا ہوا ہے ساتھ میں This is dated 2014 کا یہ فیصلہ ہے سر، یہ 03-07-2014 کا یہ فیصلہ ہے اور اس میں سر، آخر میں جب یہ کمٹمنٹ ہوئی 16-06-2014 کو اس کی Hearing ہوئی اور۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منور خان صاحب، منور خان صاحب، پلیز، ہم بہت جلد کیفے ٹیریا بنا رہے ہیں تا کہ ہمارے دوست بیٹھ کر وہاں ڈسکشن کریں۔

<u>وزیر قانون</u>: منور خان، سر، یہ منور خان صاحب، سر، یہ منور خان صاحب لیڈر آف دی ہاؤس کی چیئر پر بیٹھے ہیں سر، یہ کیا کر رہے ہیں سر؟ تو سر، یہ جب سپریم کورٹ میں، Coming back to the question جب یہ سپریم کورٹ میں چلا گیا تو سپریم کورٹ نے جب فیصلہ کیا تو سر I would like to invite the attention of the honourable Member and this House towards the decision of the Supreme Court، اس میں آخر میں جو یہ تھا سر، یہ پیرا نمبر 5 جو ہے اس میں learned council of the appellants faced with the above stated that those who are actually tailling the land or are in occupation or who are recognized by the judgment of the Supreme Court should be entitled to Lease hold rights as per terms which may be settled by the Auqaf Department. On this, learned council for the Auqaf Department states that the Department itself is prepared to consider and grant leases to people who are actually in occupation as above and that the terms of the lease will be settled by the Auqaf Departmrnt. تو سر، Basically اس کا مقصد یہ ہے جو عنایت اللہ صاحب ابھی Suggest کر رہے ہیں کہ دو طریقے ہو سکتے ہیں، یا تو ان کو بالکل ہٹا دیں یہاں سے جو لوگ وہاں پر Occupy کر رہے ہیں یا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ان کو ریگولرائز کر دیں، ان کو لیز پر دے دیں تو حکومت کو ریونیو جنریشن ہو جائے گی اور وہ مطلب لاء اینڈ آرڈر سیچویشن بھی Create نہیں ہو گی۔ تو سر، اس وقت حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ جس طرح اوقاف ڈیپارٹمنٹ نے 2014 میں Commit کیا تھا کہ ہم انہی لوگوں کے ساتھ لیز کریں گے اور اس سے ریونیو جنریٹ ہو گا تو اسی پالیسی پر حکومت جا رہی ہے۔ جو یہ ہائی کورٹ کی بات ہوئی، ایک اس میں Hitch ابھی آیا ہے، بہر حال وہ Hitch یہ ہے سر کہ یہ لوگ پھر، جب ہم نے ان کو آفر کیا کہ آپ ان Terms پر اپنا یہ لیز جو ہے یہ ریگولرائز کر دیں اور آپ ریگولرائزڈ طریقے سے اس زمین کے اوپر اگر آپ ہیں تو ٹھیک ہے آپ ریگولرائز ہو جائیں تو جب ہم نے Terms آفر کیں تو

Obviously کچھ لوگ جو ہیں، وہ Terms ان کے لئے Acceptable نہیں تھے، They went to the High Court, Sir. اور اس میں سر یہ ابھی 2017 میں ایک سٹے آرڈر آیا ہے اور وہ ہے In the meanwhile status quo will be ان کو دیا گیا ہے کہ Interim Relief maintained، تو یہ بہر حال ایک لیگل پوزیشن بھی ہے لیکن سر، میں آخر میں ایک بات میں کہہ رہا ہوں کہ بہت اچھا ٹھیک ٹھاک ایشو ہے، انہوں نے جو اٹھایا ہے کیونکہ گورنمنٹ کو بہت بڑا ریونیو اس سے جنریٹ ہوگا، We are committed, گورنمنٹ کی Committed policy یہی ہے کہ جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، We are offering them terms for regularization. اگر کوئی ریگولرائز کرنا چاہے گا، Most well come کوئی ریگولرائز نہیں کرنا چاہے گا، We will definitely take back the property that is the government. اور جو سالہا سال سے ان کے پاس پڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 854، جناب عنایت اللہ صاحب، ایم پی اے

* 854 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں بہت زیادہ صنعتی یونٹس بند ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے میں صنعتوں کو فروغ دینے کیلئے ایک خود مختار کمیٹی قائم کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بند صنعتی یونٹوں کی تعداد فراہم کی جائے نیز بند یونٹوں کو کھولنے کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم معاون خصوصی صنعت و حرفت: (الف) جی ہاں موجودہ سروے کے مطابق صوبے میں کل صنعتی یونٹس کی تعداد 2764 ہے جن میں سے 421 کارخانے بند ہیں جبکہ 2343 کارخانے چالو حالت میں ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔ (اعلامیہ منسلک) ہے۔

(ج) بند صنعتی یونٹس کی تعداد 421 ہے جن میں سے 301 صنعتی یونٹس خیبر پختونخوا اکنامک زونز ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی اور 44 بند یونٹس SIDP کے قائم کردہ صنعتی زون میں واقع ہیں اور باقی 76 صنعتی یونٹس SIDB اور EZDMC کے صنعتی یونٹس کے علاوہ ہیں۔ خیبر پختونخوا اکنامک زونز ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی نے اس بارے میں اخبارات میں اشتہارات شائع کئے ہیں جن کے ذریعے

لوگوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ کمپنی اس معاملے میں لوگوں کو انتظامی تکنیکی، معاشی اور تجارتی مشاورت فراہم کر رہی ہے جس کی بدولت اب تک 62 بند کارخانوں کو دوبارہ فعال بنایا گیا ہے۔(تفصیل بند کارخانہ جات لف) ہے SIDB میں 44 بند کارخانے زیادہ تر بینک قرضہ نادہندگان ہیں اور ان کے خلاف کارروائی زیر غور ہے۔ تفصیل درجہ ذیل ہے:

1۔	سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کھلابٹ	16 کارخانے
2۔	سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کوہاٹ	03 کارخانے
3۔	سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ڈی آئی خان	21 کارخانے
4۔	سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ایبٹ آباد	03 کارخانے
5۔	سمال انڈسٹریل اسٹیٹ مانسہرہ	01 کارخانہ

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں اس کوئسچن پر صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں، سلطان صاحب متوجہ ہوں، کہ وہ اس کیس کو Proactively حکومت Pursue کرے گی، کیونکہ میرے علم کے مطابق حکومت اس کو Proactively pursue نہیں کر رہی ہے اور I reserve my right to raise this issue after 3 or 4 months again. میں حکومت کیلئے کام کر رہا ہوں تاکہ حکومت کو اس کا فائدہ ملے۔

<u>جناب سپیکر</u>: بالکل صحیح ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: Because we are here for the public interest. جو دوسرا سوال ہے، اس پر میں نے اپنے دو نکات Raise کئے ہیں، جو بڑے انڈسٹریز ہیں، اس میں سے کوئی تین سو ایک یونٹس بند ہیں، تو یہ بہت بڑا ایشو ہے، منسٹر صاحب بتائیں کہ KP-EZDMC اور باقی جو ان کے ادارے ہیں، انہوں نے اس کیلئے اب کیا اقدامات اٹھائے ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے کیا اقدامات ان بند اداروں کو کھولنے کے لئے کیا ہے اور آئندہ کیلئے کیا Steps لینا چاہتے ہیں، منسٹر صاحب بتائیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable Minister for Industries, Question No. 854, respond please.

<u>جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت)</u>: عنایت صاحب، په دې کوئسچن کبنې خو ډیر کلیئر لیکلی شوی دی-----

<u>جناب سپیکر</u>: پہلے Answer is taken as read اور اب Question is taken as read.

(قہقہہ)

معاون خصوصی صنعت و حرفت: ډیر کلیئر لیکلے شوی دی، غټو کارخانو کښې تین سو ایک بندې دی، وړو کښې چوالیس یونټه دی چې کله نه کے پی اکنامک زون، مونږ د Sick units یو کمیټی جوړه کړه، هغې Analysis اوکړل د ټولو کارخانو، چې د کومو کارخانو مینجمنټ پرابلم وو، پارټنر شپ پرابلم وو، ټیکنیکل اسسټنس پکار وو، څه لږ ډیر فنانس ورته پکار وو، پارټنر شپ ورته چا سره پکار وو، هغې له مونږه خپل Expertise ورکړل، باسټه کارخانې Revive شوې، بقایا یا مالکان Interested نه دی یا د هغوی، دې ډیفالټرز کښې دوه قسمه ډیفالټرز وی، یو وی Circumstantial defaulter، یو وی Willful defaulter circumstantial چې وو، هغوی له مونږه خپل Input ورکوو او راروان چې کوم Facilities د حکومت او دا لون سټرکچر جوړیږی نو may be چې دیکښې نور Revive شی، دا کوم Sick یونټې چې پرتې دی، دا مونږه Float کړې دی، په مارکیټ کښې که څوک هم راځی، دیکښې انرجی اخلی یا دا هغوی سیل آؤټ کول غواړی، دا فیسلټیز ورته هم کے پی اکنامک زون ورکوی جی، نو که ستاسو بل څه سپلیمنټری وی نو زه تیار یم۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، سپلیمنٹری، بابک صاحب کا مائیک کھول دیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، زما یو سپلیمنټری سوال دے، شوګر مل چې چینی جوړوی نو هغه کارخانه ده، د منسټر صاحب په علم کښې ده چې زمونږ په صوبه کښې چې دے دا ډیر لوئے پیداوار دے خو چې ګوره په کوم ځائے کښې جوړیږی، آیا هغه کارخانه ده او څومره کارخانې دی، آیا تعداد څه معلوم دے؟ چې دا ګوره جوړوی هغه کارخانې څومره بندې دی؟

معاون خصوصی صنعت و حرفت: بابک صاحب۔ (قہقہہ)

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، دونوں کا جواب دے دیں، پھر سوال ختم ہو جائے گا۔ سپیکر صاحب، میں نے جو نکتہ اٹھایا تھا، میں نے اس سے یہ پوچھا تھا کہ آپ نے اس آئی ڈی بی کے جو سمال یونٹس ہیں اور بڑے یونٹس ہیں، ان کو Club کر کے 2700 کی تعداد بتائی ہے اور بتایا کہ اس میں سے 400 بند ہیں، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ یہ بتائیں کہ بڑے یونٹس کل کتنے ہیں اور بڑے یونٹس میں کتنے بند ہیں؟

معاون خصوصی صنعت و حرفت: بڑے یونٹس میں جناب تین سو ایک بند ہیں، 2343 یہ Club کیا ہے انہوں نے، اس میں سے اس آئی ڈی بی کے یونٹس نکال لیں تو یہ آپ کے کل یونٹس آ جاتے ہیں، دا خو جی آسانہ خبرہ دہ، غټې یونټې۔

(شور)

جناب سپیکر: جی کریم خان صاحب۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: ٹھیک ہے جی، د دې ډیټیل------

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، جواب دے دیں۔

جناب عنایت اللہ: مجھے اس کی ڈیٹیل بتادیں۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: بالکل جی، آپ کو بتائیں گے، بریک اپ آپ کو----

جناب سردار حسین: زما د سوال جواب ملاؤ نشو۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: بابک صاحب، دا ګانړو رجسټریشن انډسټریز سره نه کیږی، نه دا د انډسټریز نه څه لائسنس اخلی، ددوی ډیټا انډسټری سره نشته، چونکه دا د ایګریکلچر Purpose، ما سره د کرشو د رجسټریشن دا مونږ سره کیږی، انډسټریل اسټیټ کښې چې د ننه چه څومره یونټې وی د هغې، او اوس خو د خیره په دې صوبه کښې هغه د این او سی هغه پرابلم هم نشته چې یره انډسټری ډیپارټمنټ ته به یو سړے راځی او هغه به این او سی اخلی نو بیا به هغه انډسټری لګوی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، یہ بڑا Related ہے اور بڑا Important ہے، میں اس میں۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، آپ گڑ والوں کا کارخانہ لگادینگے، وہ بھی ٹیکس نیٹ میں آ جائیگا۔

جناب سردار حسین: یہ پوائنٹ میں نے صرف اسی لئے اٹھایا ہے کہ جو پیداوار، جناب سپیکر، اگر آپ تھوڑی سی توجہ مجھے دیں۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for fifteen minutes for tea break.

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی چائے کے وقفے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

798 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے پٹواریوں کو اپنے حلقوں میں پٹوار خانہ کھولنے اور پٹوار خانوں میں ٹیکس کی لسٹ آویزاں کرنے کا حکم دیا تھا؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ پٹوایوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے ساتھ اضافی سٹاف نہیں رکھیں گے، جو ملوث پایا گیا اسکے خلاف قانونی کارروائی ہوگی۔

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع ایبٹ آباد اور ہری پور میں اب تک کن کن پٹواریوں نے ان ہدایات پر عملدرآمد نہیں کیا اور انکے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شکیل احمد (وزیر مال واملاک): (الف) جی ہاں، بمطابق حکم، جملہ پٹواریان کو اپنے حلقہ جات میں دفاتر کھولنے اور ٹیکس ریٹ لسٹ آویزاں کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور حکم کے مطابق جملہ پٹواریان ضلع ایبٹ آباد اور ہری پور نے اپنے دفاتر میں ٹیکس ریٹ لسٹ آویزاں کی ہوئی ہے، تاہم کیونکہ تحصیل حویلیاں اور تحصیل لورہ میں کام بندوبست شروع ہے جس کی وجہ سے حلقہ جات کے بجائے پٹواریان محال و پٹواریان بندوبست و انٹرنی پٹواریاں بندوبست کو موضع جات پر تعینات کیا گیا ہے، ابتدا میں ہر دو تحصیل ایک ایک گرداور سرکل پر مشتمل تھیں، بوجہ بندوبست تحصیل لورہ کو دو گرداور سرکل (لورہ۔راہی) میں تقسیم کیا گیا اور پٹواریان اپنے گرداور کی زیر نگرانی سرکل کے اندر بمقام لورہ بیٹھ کر کام کرتے ہیں اور راہی سرکل کے پٹواریان سرکل کے اندر بمقام گھمبیر بیٹھ کر کام کرتے ہیں۔ اسی طرح تحصیل حویلیاں کو بھی کام بندوبست کے لئے چار گرداور سرکل (حویلیاں، سلطان پور، گڑھی پھلگراں مجوہاں) میں تقسیم کیا گیا ہے اور تمام پٹواریان اپنے سرکل کے اندر گرداور کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں اسکے علاوہ تمام پٹواریان جملہ سرکاری تعمیلات و قدرتی آفات بارش، زلزلہ وغیرہ اور مالکان دیہہ کے کاموں کے لئے موضع جات میں رہتے ہیں۔

(ب) جی ہاں، تمام پٹواریوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے ساتھ کوئی اضافی سٹاف نہیں رکھیں گے اور مطابق حکم کسی بھی پٹواری نے کوئی اضافی سٹاف اپنے ساتھ نہیں رکھا ہے۔

(ج) سابقہ حکومت اور بورڈ آف ریونیو پشاور کی ہدایت کی روشنی میں تمام ریونیو افسران کو سختی سے ہدایت جاری کی گئی ہیں کہ کسی بھی پٹواری کے ساتھ کوئی مددگار منشی نہیں ہونا چاہیئے اور اگر کسی پٹواری کے ساتھ کوئی مددگار منشی پایا گیا تو سخت تادیبی کارروائی انضباطی قوانین کے تحت عمل میں لائی جائے گی وقتاً فوقتاً ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر صاحب، اسسٹنٹ کمشنر صاحبان و ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنرز صاحبان پٹواریان کا اچانک دورہ کرتے ہیں، چونکہ کسی بھی پٹواری نے مندرجہ بالا احکامات کیخلاف ورزی نہیں کی اس لئے کسی کارروائی کی ضرورت نہیں آئی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications، مسٹر اکبر ایوب خان، منسٹر، آج کیلئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے، مسٹر نذیر احمد عباسی، ایم پی اے، آج کیلئے، فیصل امین خان، ایم پی اے، آج کیلئے، مسٹر محمود احمد خان، ایم پی اے، آج کیلئے، مس نادیہ شیر، ایم پی اے آج کیلئے، مسٹر عبدالسلام ایم پی اے، آج کیلئے، مدیحہ نثار ایم پی اے، آج 12 اور 13 کیلئے For two days، سردار یوسف صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے، ڈاکٹر امجد علی، منسٹر فار مائینز اینڈ منرلز ڈیویلپمنٹ آج کیلئے، وزیرزادہ ایم پی اے، 12 اور 13 کیلئے، منظور ہے جی۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: ایڈجرنمنٹ موشنز

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، منسٹر لاء سے بھی ریکویسٹ ہے کہ جناب سپیکر، زما چونکه Related حبره وه او تاسو ما له فلور هم راکړو خو تاسو بریک اوکړو، جناب سپیکر، ما هم دغه طرف ته اشاره کوله چې ګنې دا ددې صوبې ډیر لوئے پیداوار دے او بیا چارسده کښې ډیر زیات پیداوار دے جناب سپیکر، او د ډیرې لوئے زمانې نه او منسټر لاء ته به ګزارش کومه چې هغه ما له توجه راکړی ځکه چې (منسٹر لاء کو مخاطب کرتے ہوئے) تاسو به جی لږه توجه راکوئ ځکه چې منسټر کنسرنډ چې دے زما یقین دے چې لا نه دے راغلے، نه زه ایکسپورټ امپورټ

سرہ Related خبرہ کومہ۔ جناب سپیکر، وزیر اعظم صاحب کے اعلان کے باوجود انہوں نے کہا ہے کہ طورخم کا جو راستہ ہے، اس کو 24 گھنٹے کھول کے رکھنا چاہیے، کھولنا چاہیے، اس کے باوجود وہ راستہ بند ہے اور جناب سپیکر، آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ گنے کی قیمت کے حوالے سے روزانہ ہم یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ گنے کا فی من یا 40 kg کا نرخ یہ ہونا چاہیے، جو کارخانے دار ہیں، وہ Agree نہیں ہوتے ہیں، جناب سپیکر، میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہارہا تھا کہ گڑ ظاہر ہے گنے کی پیداوار ہے اور جب یہ راستہ بند ہو گا تو آگے جا کے افغانستان اور پھر سنٹرل ایشیا، وسطی ایشیا، یہ جو جتنے سنٹرل ایشیا کے ممالک ہیں، یہاں یہ گڑ یہ ایکسپورٹ ہوتی رہی ہے۔ اب بد قسمتی یہ رہی کہ وزیر اعظم کے اعلان کے باوجود یہ راستہ یہ بند ہے، دیکھیں ہمارے فنانس فیڈرل منسٹر بھی کہہ رہے ہیں، ہم سارے کہہ رہے کہ ہماری ایکسپورٹ میں اضافہ نہیں ہو رہا، تو جناب سپیکر، ہماری ایکسپورٹ میں اضافہ کس طرح ہو گا؟ کہ جو پراڈکٹ ہے، Suppose اسی صوبے کا جو پراڈکٹ ہے اور ہم سب کی یہ خواہش ہے کہ ہمارے ایکسپورٹ میں اضافہ ہو اور ایکسپورٹ میں کمی کی وجہ سے کتنے خسارے کا ہمارے ملک کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے، تو جناب سپیکر، میں تو یہی ریکویسٹ کرونگا کہ اگر ہم، عاطف خان بھی آئے ہیں، اگر وہ توجہ دیں، Collectively ہم ایک ریزولیوشن پاس کر لیں، وزیر اعظم صاحب کی بھی بڑی خواہش ہے، بلکہ ہمارے ملک کی ضرورت ہے کہ ہماری جو ایکسپورٹ ہیں، اس میں اضافہ ہو، طورخم کا راستہ جس طرح میں نے ذکر کیا، وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا ہے کہ اس کو کھولنا چاہیے، وہ راستہ بند ہے، اب جناب سپیکر، میں اس چیز میں پڑنا نہیں چاہارہا کہ طورخم کا جو لیگل راستہ ہے وہ بند ہے لیکن تیراہ کا جو راستہ ہے، چوری سے جو مال اس طرف سے ادھر آ رہے ہیں، ایک ایک ٹرک سے جناب سپیکر، 24,24 لاکھ روپیہ لیا جارہا ہے، ایک ایک ٹرک سے اور ریکارڈ پر ہے، آپ کی بھی پارٹی وہاں پر موجود ہے، آپ وہاں جا کے تیراہ کے علاقے میں کسی ایک بچے سے بھی پوچھیں تو روزانہ چودہ ٹرک، پندرہ ٹرک بیس ٹرک وہاں سے Illegally آرہے ہیں، الیکٹرانکس لا رہے ہیں، فارن کے جو دوسرے پراڈکٹس ہیں، وہ لا رہے ہیں اور 24,24 لاکھ جو ہیں، وہ ایک ایک ٹرک سے لے رہے ہیں جناب سپیکر، تو یہ بھی پوچھنا چاہیے کہ یہ پیسہ کہاں جارہا ہے؟ تو میری تو یہی خواہش ہے کہ اگر حکومت Agree ہو تو اسی اسمبلی سے ایک ریزولیوشن ہم پاس کر لیں، مرکزی حکومت سے ہم یہ مطالبہ کریں کہ جس طرح وزیر اعظم صاحب کے حکم کے مطابق اسی راستے کو کھلوانا چاہیے تاکہ ہمارے صوبے یا اسی ملک کے جو پراڈکٹس ہیں، افغانستان یا سنٹرل ایشیا میں جانے ہیں، تو ہمارے ایکسپورٹ میں بھی اضافہ

ہوگا اور ادھر سے بھی ہمارا آنا جانا یہ بھی آسان ہو جائے گا اور ہمارے ایکسپورٹ میں اضافہ ہو جائے گا، تو اگر حکومت Agree ہو تو مل بیٹھ کر ایک قرارداد بناتے ہے اور مرکزی حکومت سے میرے خیال میں مطالبہ کرتے ہیں، پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Atif Khan, respond please, Senior Minister.

جناب محمد عاطف (سینئر وزیر سیاحت، کھیل،ثقافت): بہت شکریہ سپیکر صاحب، بابک صاحب نے بالکل صحیح پوائنٹ اٹھایا، یہ ہم نے تو پرائم منسٹر صاحب سے بات بھی کی ہے اور اگر یہ قرارداد لانا چاہتے ہیں، بالکل لے آئیں، ہم اس کو سپورٹ کرینگے کیونکہ جو تورخم کا بارڈر ہے، وہ آٹھ گھنٹے کھلا رہتا ہے اور آٹھ گھنٹے میں بھی ایک دو گھنٹے صبح یا پھر شام کو جلدی بند ہوتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بھی تقریباً دس بارہ ہزار لوگوں کا ڈیلی آنا جانا ہے تو دس بارہ ہزار لوگوں کا آنا جانا چھ گھنٹوں میں Practically possible نہیں ہے، ہزاروں کی تعداد میں ٹرک آتے جاتے ہیں، ٹوٹل جو ٹریڈ تھا، افغانستان کے ساتھ لیگل ٹریڈ تھا، وہ تقریباً کوئی ڈھائی ارب تک تھا اور ڈالر تھا اور وہ ابھی آگیا ہے، ٹوٹل تقریباً کوئی چھ سو تک آگیا ہے، تو اگر یہ کھل جائے چوبیس گھنٹے ہو جائے تو اس سے بہت زیادہ پاکستان کو بھی As a whole اور ہمارے صوبے کو ضرور اس میں سے بہت فائدہ ہوگا، یہاں کی لوکل انڈسٹری کا، یہاں کے ایکسپورٹ کا، ٹریڈ کا بہت زیادہ فائدہ ہوگا، یہ بالکل قرارداد لے آئیں، ہم اس کو مشترکہ طریقے سے Approve کر دینگے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Adjournment Motions: Mian Nisar Gul, adjournment motion No. 52, Mian Nisar Gull Sahib, MPA, to move his adjournment motion No. 52.

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ضلع کرک کا ایک اہم مسئلہ جو ماحولیات سے تعلق رکھتا ہے، 2002 سے تیل و گیس کی کمپنیاں ضلع کرک میں کام کر رہی ہیں، کمپنیاں ڈرلنگ کے وقت جو کیمیکل استعمال کرتی ہیں، وہ جگہ جگہ پر پھینکتے ہیں جو برساتی نالوں میں پورے ضلع کرک میں پھیلتا ہے جس سے متعدد موذی امراض میں لوگ مبتلا ہو چکے ہیں۔ اس کے اثرات جانوروں پر بھی پڑتے ہیں جس کی زندہ مثال گاؤں زواں بانڈہ یونین کونسل نری پنوس ہے جس میں زہریلے پانی کی وجہ سے 19 گائیں ایک دن میں مر گئی ہیں، برائے مہربانی اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: I put it to the House.

میاں نثار گل: جناب سپیکر، اگر میں اس کو تھوڑا سا Explain کروں تو منسٹر صاحب پھر جواب دیں تو اچھی بات ہو گی، اگر آپ کی اجازت ہو تو۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں نثار گل: تھینک یو سر۔ جناب سپیکر، شکر الحمد للہ کرک میں یورنیم بھی پیدا ہو رہا ہے، تیل اور گیس بھی پیدا ہو رہے ہیں اور ساتھ ساتھ جپسم کی بھی بہت زیادہ تعداد پورے پاکستان کو بلکہ انڈیا کو بھی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر، ہمارا جو مسئلہ ہے، کل میں اور ملک ظفر اعظم صاحب چیف سیکرٹری کے ساتھ ملے تھے، مبارک باد کے لئے گئے تھے، وہ جب انرجی اینڈ پاور کے سیکرٹری تھے تو حمایت اللہ صاحب اور وہ تقریباً پندرہ دن پہلے، ہنگو، کرک اور کوہاٹ آئے ہوئے تھے، ان کے ساتھ بھی ہم نے یہ مسئلہ اٹھایا ہوا تھا، آپ کو یاد ہو گا میں ایک دفعہ آپ کے چیمبر میں آیا تھا، آپ کو ریکویسٹ کی تھی، یہ Generally یہ بات نہیں ہے کہ میں صرف یہ اس پہ کھڑا ہو کے صرف ایک بیان دے دوں، جناب سپیکر، آپ یقین کریں کہ ہمارے نالے جتنے بھی برساتی نالے ہیں، یہ کمپنیاں جب ڈرلنگ کرتی ہیں تو یہ تقریباً چار پانچ کلو میٹر نیچے ایسے مواد استعمال کرتی ہیں کہ پھر وہ جب نکلتا ہے تو پھر وہ اس کو ٹھیکیداروں کو دے دیتے ہیں کہ اس کو ایسی جگہوں پہ رکھا جائے کہ اس سے ماحول خراب نہ ہو، جناب سپیکر، میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں، ٹیری علاقہ ہے، اس میں ایک چشمہ بہتا ہے تقریباً 46 کلو میٹر علاقے پہ وہ زہریلا پانی آ رہا ہے اور وہ علاقہ سارا خارش زدہ ہو گیا، یہ جی میں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نثار گل صاحب آپ کی ایڈجرنمنٹ موشن Clear ہے، آپ Response لیں۔

میاں نثار گل: نہیں جی پلیز، میں اس میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، میں اس پہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں سر، میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ جناب سپیکر، اگر آپ اس پہ ایک پارلیمانی کمیٹی بنا دیں یا منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہم آپ کو موقع دکھا دینگے کہ بہت سے لوگ ہمارے، Percentage بیماریوں کی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں This is the adjournment motion, after that وہ بات ہو سکتی ہے پارلیمانی کمیٹی کی۔ But ابھی تو ایڈجرنمنٹ موشن تو Decide ہو جائے کہ بھئی یہ ڈسکس ہونی ہے یا نہیں ہونی ہے؟ جب وہ ڈسکشن میں جائے گی Then you can request for the Committee ناں۔

میاں نثار گل: نہیں سر، میرے خیال میں پرسوں بھی آپ نے ایک ایڈجرنمنٹ موشن اسی طرح کمیٹی کو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: So یہ اس طرح نہیں ہوتا Let me، اس کے لئے تو سیکرٹری صاحب، سیکرٹری صاحب،14 ممبرز چاہیے، میاں نثار گل صاحب، اس کو ایڈمٹ کرنے کے لئے۔

میاں نثار گل: اور ابھی تو، آپ نے جی ایسے موقعہ پہ مجھے ٹائم دے دیا، اگر چائے سے پہلے دے دیتے تو میرے خیال میں بیسیوں لوگ اس کی حمایت کرتے لیکن میں اس سارے ہال کو ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میرا مسئلہ نہیں ہے، پورے علاقے کا مسئلہ ہے۔

ملک ظفر اعظم: جناب سپیکر، یہ ایک بہت ہی اہم اور انسانی مسئلہ ہے تو اس پہ تو۔۔۔ ۔۔

جناب سپیکر: تو 14 بندے کھڑے ہو جائیں اپنی اپنی سیٹس پہ Fourteen people required for the admission of this adjournment motion, fourteen سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

میاں نثار گل: اس کو جی پنڈنگ رکھ لیں، پھر بعد میں خیر ہے جب میرے ممبرز پورے ہو جائیں، پھر آپ مجھے موقع دے دیں، نہیں جی اس کو پینڈنگ رکھ لیں۔

Mr. Speaker: The adjournment motion is defeated. Mr. Akram Khan Durani, MPA, to move his adjournment motion No. 55, in the House.

دوسری تو ہوتی ہی نہیں، پھر دو کیوں آ گئیں؟ اچھا جی۔

ملک ظفر اعظم: سر، اس کو اگر پینڈنگ کر دیں۔

جناب سپیکر: تو پہلے یہ اپنے ممبرز پورے کرتے تو تب ورنہ یہ پینڈنگ کروا سکتے تھے۔

میاں نثار گل: تو یہ پینڈنگ کر دیں سر۔

جناب سپیکر: تو آپ نے پہلے پینڈنگ کروالینی چاہیئے تھی ناں، First آپ کو اپنے ممبرز کاؤنٹ کر لینے چاہیئے تھے، You must know کہ You need fourteen members to، اس کے لئے But if not تو آپ ہمیں ریکویسٹ کر دیتے تو ہم اس کو پینڈنگ کرتے، ابھی تو Defeat ہو گئی۔

جناب عنایت اللہ: آپ اپنا کورم پورا کیجئے جی، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کال اٹینشنز، کاؤنٹ کریں جی۔

ملک ظفر اعظم: کورم پورا نہیں تھا اور آپ نے جی۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ پہلے بات ختم ہو گئی، کورم کی اب نشاندہی ہوئی ہے، ابھی کاؤنٹ کر لیں، اکرم خان درانی صاحب کے آنے کے ساتھ کورم پورا ہو گیا,So آپ نے خود Mishandle کیا ہے I have not، دیکھیں میں تو اپنے، آپ دوبارہ لے آئیں اگلے دنوں میں۔

ملک ظفر اعظم: جی کورم پورا نہیں تھا۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، کورم کی تو بعد میں ظفر اعظم صاحب نشاندہی ہوئی ہے، کورم کی بعد میں نشاندہی ہوئی ہے، یہ پہلے ہو گئی تھی Defeat۔

میاں نثار گل: ہم جی واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کریں ناں واک آؤٹ، کال اٹینشن نوٹسز، ابھی دیکھیں واک آؤٹ پہ آپ جائینگے، یہ کال اٹینشنز بھی سارے اڑیں گے، آپ کے نہیں، Go by the book, go by the book نثار میاں صاحب، When you don't have fourteen members آپ کو پہلے ریکویسٹ کر دینی چاہیئے تھی، (قطع کلامیاں) No, No, No دیکھیں مجھے آپ انڈر پریشر نہیں کر سکتے، واک آؤٹ کرنا ہے، وہ راستہ ہے خوشی سے کر لیں، ایسا نہیں ہے Don't pressurize me, I know the rule, I am going by law, no, not at all. Mr. Salahudin, MPA to move his call attention No.137, in the House درانی صاحب ان کے پاس Fourteen ممبرز نہیں تھے تو اب Nine کے اوپر میں کیسے اس کو اجازت دے دیتا۔

میاں نثار گل: اور کورم پورا نہیں تھا پہلے۔

جناب سپیکر: تو کورم کی نشاندہی بعد میں ہوئی جب وہ Defeat ہو گئی، اب آپ بتائیں You are the senior most parliamentarian، بیٹھیں میاں صاحب، تشریف رکھیئے، آگے موقع آجائے گا خیر ہے، آپ پھر اس کو کسی وقت لائیں جی، اس کو دوبارہ کسی دن پہ لے آئیں، اگلے کسی دن میں دوبارہ آپ کی ایڈ جرنمنٹ کو لے آئیں گے، دوبارہ لے آتے ہیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، یہ اگر ابھی اس میں کر لیں کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: کل پرسوں میں This is, I know this is very important, I know this is very important لیکن قانون مجھے Allow نہیں کر رہا تھا، دوسرا آپ نوٹس دے دیں، ہم اگلے ایک دو دن میں لے آتے ہیں، لے آئیں گے، دوبارہ لے آتے ہیں ناں۔

میاں نثار گل: یہ ابھی دوبارہ کرلیں جی۔

جناب سپیکر: تو میں اب کیسے Illegal کام کروں؟ دیکھیں اس دن درانی صاحب نے پیش کی، انہوں نے 14 ممبرز کھڑے کر دیئے، آپ کے 14 ممبرز پورے نہیں تھے، آپ مجھ سے پہلے ہی کہہ دیتے، میں روک لیتا So that is decided صلاح الدین صاحب۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Salahudin: Thank you, Mr. Speaker Sir, this call attention when I submitted it, instead of going through it and instead of reading it, I submitted it on it says, 2nd of January. It was very relevant at that time. Some of the things are of day to day activities and day to day importance. It was with regard to the poultry prices and they had exceeded two hundred and eight rupees per kilo, which was making it almost five hundred for any person, for ordinary people, for the masses to buy them around that time. I know, the prices have considerably gone down by now but the government did not do any thing in this, it just happened because of the competition, though the government and the district administration, they are responsible for the controlling and they need to have some watch dogs. I know it has become a little bit irrelevant at this moment because it was forty five to fifty days ago, it was really worried, pertinent around that time but still I would like, if any Minister or specially Minister for Law or anyone would respond to this for future…

Mr. Speaker: Honourable Minister for Food, Alhaaj Qalander Khan Lodhi Sahib, to respond please.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، بڑا اچھا سوال لایا ہے انہوں نے اور صلاح الدین صاحب اور بھی بڑی Affective باتیں کرتے ہیں، ہم ان کے مشکور ہیں، انہیں اس بات کا پتہ ہے کہ یہ مرغی کا جو ریٹ ہے، یہ یومیہ تعین کیا جاتا ہے اور اس میں جب انہوں نے 2 جنوری کو ریٹ دیا تھا، تو اس وقت اس کا اس کے بعد بھی اس کا، تو اس کے میں بتاؤں تو 2 جنوری کو اس کا ریٹ 138 روپے تھا اور 22 جنوری کو اس کا 126 روپے تھا، 30 جنوری کو اس کا 143 روپے تھا، آج اس کا ریٹ 161 روپے ہے، 208 بھی ہوگا، جب انہوں نے یہ اس میں دی ہے، یہ اس کے اوپر ہوتا ہے کہ کبھی مرغی کتنی ہماری چونکہ ہم تو اس سے لاتے ہیں، مرغی پنجاب سے ہی ہمارے پاس آتی

ہے، ہم تو خود کفیل نہیں ہیں، ہم نے تو اس کے لئے اس کا ایسا فارمولہ بنایا کہ یہ دیکھیں 31 روپے Per Kg ہم ان کو دیتے ہیں، یہ ہمارے پاس چکوال اور تلہ گنگ سے آتی ہے، تو اس میں روزانہ کا ہر ڈسٹرکٹ کا پورے صوبے کے اضلاع جو ہیں ان کے یہ روزانہ صبح سویرے ریٹس فکس ہوتے ہیں اور ان کا ریٹ، نرخنامہ لگ جاتا ہے، اس میں ایڈمنسٹریشن کا نمائندہ بھی ہوتا ہے، اس میں لائیو سٹاک کا نمائندہ بھی ہوتا ہے اور اس میں ہمارا فوڈ کا نمائندہ بھی، انسپکٹر بھی ہوتا ہے۔ ابھی یہ دیکھیں یہ ریٹ آیا تو اس پہ 161 روپیہ آج کا، اس پہ تینوں ڈیپارٹمنٹس کے سائن ہیں، یہ آج صبح مقرر کیا گیا ہے اور آج کا یہ ریٹ ہے، تو یہ روزانہ کی بنیاد پر ہوتے ہیں اور اس میں جب سردیوں میں ذرا ریٹ زیادہ ہو جاتا ہے، اس لئے زیادہ ہو جاتا ہے کہ شادیاں بھی زیادہ ہوتی ہیں اور اس میں بعض اوقات اس کی پروڈکشن بھی کم ہوتی ہے، تو آج یہ بالکل ان کا اچھا کوئسچن ہے، ہم اس کو واچ کر رہے ہیں لیکن جو ڈی سی ہے، وہ اس کا چیئر مین ہوتا ہے اس کمیٹی کا، وہ بھی دیکھتا ہے، ایڈمنسٹریشن بھی اس کو دیکھتی ہے، لائیو سٹاک والے بھی ہیں اور ہم بھی اور اس پر یہ ہمیں روزانہ کی اس پر، یومیہ کے حساب سے اس کا ریٹ بھی لگتا ہے اور اس کی قیمتیں بھی ہوتی ہیں جی، اس کو بالکل ہم کنٹرول کر رہے ہیں جی، پورے صوبے میں کنٹرول کر رہے ہیں جو جتنا ہو سکتا ہے لیکن یہ ہمارا Deficit صوبہ ہے، پھر بھی ہم تلہ گنگ اور چکوال سے لاتے ہیں، وہاں پر ان کو ہم صرف 31 روپے جو وہاں اس کا ریٹ ہے، صبح سویرے پتہ چل جاتا ہے کہ پنجاب میں کیا ریٹ ہے، چکوال میں تلہ گنگ میں آج وہاں کیا ریٹ ہے ؟ اگر فرض کیا وہاں آج 200 روپے ریٹ ہے تو یہاں 231 ہو گا، اس پر ان کی Transportation بھی ہے، اس پر ان کا سارا Expenditure ہے، اس میں ان کا لیبر بھی ہے، سارا کچھ ہے تو اس وقت یہ لوگ کورٹ میں گئے تھے، کورٹ میں گئے تھے تو کورٹ میں انہوں نے کہا کہ ہمیں 40 روپے ملنے چاہیئے، ہائی کورٹ نے پھر اس کو ڈی سی کو مارک کر دیا کہ یہ اس کی Domain میں آتا ہے تو یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو کہ وہ اس کو کرے تو پھر اس طرح ہم نے Exercise کی اور بڑے Analyses کئے 31 روپے ہم انہیں دیتے ہیں جو ریٹ بھی پنجاب میں اس دن ہو گا، اس کے بعد 31 روپے ہمارا یہاں پشاور میں زیادہ ہو گا جی، تو اس لئے، بہت مہربانی جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you Minister Sahib, Call attention No.205, Mr. Inayatullah Khan, Member Provincial Assembly.

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ انتہائی اہم ایشو ہے اور میں، ان کے Health Minister is not around تو میں چاہوں گا کہ یا سینیئر منسٹر صاحب یا منسٹر لاء ایسی ایشورنس دے دیں کہ کوئی ٹائم لائن دے دیں کیونکہ یہ لوگوں کی زندگیوں کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: اس کو پینڈنگ کر دیتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: آپ اگر اس کو متوجہ کر دینگے تو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو پینڈنگ کر دیں، ہیلتھ منسٹر ہوں تو اس دن لے آنا، Best یہی ہوگا، باقی آپ کی مرضی۔

جناب عنایت اللہ: ویسے اگر ان کی طرف سے بھی ایشورنس آ جائے۔

جناب سپیکر: چلیں لاء منسٹر آ گئے۔

جناب عنایت اللہ: لاء منسٹر صاحب، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، یہ بڑا Important issue ہے، آپ بیٹھ جائیں، میں تھوڑا Explain کرتا ہوں۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے اندر جو Permanent pacemakers ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے آپ اپنا کال اٹینشن پڑھے ناں جناب۔

Mr. Inayatullah: I would like to draw attention of the Minister for Health towards the non-availability of permanent pacemakers, life saving devices, in the Khyber Pakhtunkhwa from the last one month, resultantly, the patients are being referred to Punjab for implantation of such devices. Previously, the Hayatabad Medical Complex used to implant about five hundred such devices in a year but due to its non availability, patients in Khyber Pakhtunkhwa are suffering badly.

یہ جیسا کہ اس کے Contents سے واضح ہے Permanent pacemakers خیبر پختونخوا کے اندر Available نہیں ہیں، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس Yearly پانچ سو Permanent pace makers جو ہے، وہ Implant کرتا ہے Install کرتا ہے اور اس وجہ سے مریضوں کو پنجاب ریفر کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک ایسا Important issue ہے کہ یہ رپورٹ ہوا ہے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں، وہاں کی ایڈمنسٹریشن نے رپورٹ کی ہے لیکن اس کے باوجود بھی اس پہ کوئی ایکشن نہیں لیا گیا ہے، اس لئے چونکہ زندگی کا مسئلہ ہے، ہر دل کا مسئلہ، Cardiac problems ہم سب کے لیے مطلب انتہائی Sensitive

ہوتے ہیں، آپ اگر اس پہ فوری ایکشن نہیں لیتے ہیں تو اس کی اس سے زندگیاں چلی جاتی ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب ایشورنس کی بجائے کوئی Cut off date دے دینگے، کوئی ٹائم فریم دے دینگے Instructions issue کریں گے کہ فوری طور پہ یہ مسئلہ حل ہو۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر، بے شک انہوں نے آنریبل ممبر نے جو ایشو اٹھایا ہے 'پیس میکر' کے حوالے سے، Heart related ایک ٹریٹمنٹ ہوتی ہے، تو اس کے بارے میں انہوں نے ایشو اٹھایا ہے اور آجکل تو آپ کو پتہ ہے سر، جتنا بھی ریسرچ ہوا ہے، جتنے بھی سرویز ہوئے ہیں تو چونکہ ہم لوگوں کا جو لائف سٹائل ہے، ہمارے بزرگوں کا لائف سٹائل اچھا تھا، وہ کھانے جو تھے وہ Pure تھے، ورزش زندگی میں جو تھا وہ مطلب معمول میں شامل تھا، ویسے بھی واک شامل تھی، آجکل تو چونکہ Entertainment اس طرح کی آگئی ہے کہ Indoor زیادہ لوگ رہتے ہیں تو اس وجہ سے یہ بیماری جو بہت زیادہ ہو گئی ہے لیکن سر ایچ ایم سی جو ہے، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس، تو یہ ہمارے صوبے میں ایک ادارہ ہے جہاں پر یہ Available تھے اور اس پہ مطلب وہاں پہ علاج بھی ہوتا تھا۔ سر، Update میں تھوڑا سا بتا دوں، یہ دو فرمز تھیں جی، ایک کا نام ہے MED TONIC اور دوسرا PHYSIO MED یہ دو فرمز ہیں They were supposed to supply thisequipment, پراونشل گورنمنٹ کے ساتھ جو انہوں نے ایچ ایم سی کے ساتھ انہوں نے ایگریمنٹ کیا تھا تو وہ Unfortunately جو یہ Issue raise ہوا ہے اسی وجہ سے ہوا ہے کہ وہ یہ دو فرمز جو ہیں وہ بیک آؤٹ کر گئے ہیں، اپنے ایگریمنٹ سے وہ بیک آؤٹ کر گئے ہیں تو اس وجہ سے جو عنایت اللہ صاحب پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں This was result of those Firms, backing out from that agreement، اب سر یہ ہے ڈیپارٹمنٹ نے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اس کے اوپر لگا ہوا ہے اور Under process ہیں Negotiations نئے فرمز کے ساتھ، تو Inayatullah Sahibwould be pleased to know کہ اس پہ Already جو ہے وہ Negotiation process شروع ہے۔ اس وقت ایچ ایم سی میں سر موجود پیس میکرز ان کی تعداد ہے، میرے پاس فگر ہے چالیس، چالیس پیس میکرز اس وقت جو ہیں According to the information کیونکہ کال اٹینشن ہے کیونکہ سر، (مداخلت) میں کمپلیٹ کر لوں تو یہ چالیس تو یہ چالیس جو ہیں، یہ موجود

ہیں، (مداخلت) پورا سن لیں اور اس وقت 80 جو ہیں پیس میکرز Eighty وہ Under process ہیں کہ وہ Available ہو جائیں گے، وہ پیس میکرز جو ہیں تو یہ تو تھوڑا میں نے Updated position بتائی ہے، باقی سر یہ ان کا پوائنٹ Valid ہے، آنا چاہیئے، اجاگر ہونا چاہیئے کہ چونکہ یہ پرابلم بہت ہے، لوگوں کو یہ بیماری بہت لگ رہی ہے، پیس میکرز کی ضرورت ہے تو میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے Representatives بیٹھے ہوئے ہیں، ایڈیشنل سیکرٹری، میں ان کو بالکل آنریبل ممبر کے کال اٹینشن پہ چونکہ ہم ڈیٹیلز میں جا نہیں سکتے لیکن میں یہ کر سکتا ہوں، ایک تو ایشورنس دے رہا ہوں کہ We will follow it up in an urgent manner تاکہ جلد سے جلد یہ Available ہو جائیں، دوسرا یہ ہے کہ I am directing the Health Department کہ آپ اس کے اوپر Urgently کام کریں، اگر یہ Negotiations کر رہے ہیں، اس کو بھی جلد از جلد آپ کمپلیٹ کریں تاکہ یہ پیس میکرز یہ Available ہوں اور یہ علاج جو ہے لوگوں کا ہو سکے ایچ ایم سی میں، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you, Minister Sahib. Item No. 8, the honorable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, honorable Law Minister on behalf of Chief Minister, to please introduce Pak Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology Haripur Bill, 2019, in the House.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ ویسے اس کا نام بہت مشکل تھا، میں نے بھی اسسٹنٹ سیکرٹری سے پوچھا ہے کہ اس کو Pronounce کیسے کرتے ہیں؟ تو سر This is German، یہ جو نام ہے This is German for Technical Institute of Engineering اور یہ ہے Fachhochschule تو سر With your permission Mr. Speaker, on behalf of the honorable Chief Minister, I beg to, یہ 9 ہے نال سر؟ 8 ہے۔

جناب سپیکر: 8 ہے۔

مسودہ قانون مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Minister for Law: I beg to introduce the Pak Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology, PAFIAST, Haripur Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا امور نوجوانان اور غیر منقولہ جائیداد مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9 and 10: Item No. 9, 'Consideration Stage': The Minister for Sports and Youth Affair, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Affair Management and Disposal of Immovable Properties Bill, 2019 may be taken into consideration at once, honourable Minister for Sports.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Sir, Atif Khan had to go for a meeting, so, I will present this motion ji.

Mr. Speaker: Okay, Mr. Law Minister!

Minister for Law: Thank you, Sir. Mr. Speaker; I beg to move that, on behalf of the Sports Minister, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Affairs Management and Disposal of Immovable Properties Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Affairs Management and Disposal of Immovable Properties Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Ayes' have it. There is amendment.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: Consideration Stage ہے، منسٹر صاحب اگر ہاؤس کو وضاحت کر دیں تفصیل سے کہ یہ جو بل یہ لا رہے ہیں، بنیادی طور پہ کیا مقاصد ہیں، اس کے کیا اغراض ہیں، اس کے تو ذرا مہربانی ہو گی سٹیج ایسا ہے کہ Consideration Stage ہے تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر، یہ ایک تو جو آنریبل ممبرز نے اس میں امنڈ منٹس Move کی ہیں تو Obviously ان کا بھی حق ہے کہ وہ اپنی امنڈ منٹس بھی Move کر لیں اور اس کے اوپر ڈیبیٹ بھی ہو جائے۔ اگر اچھی امنڈ منٹس ہیں We will take them into consideration بابک صاحب نے جو بات کی ہے

تو یہ Basically سر یہ اس میں ادارے بن رہے ہیں جو Immovable property ہے جی، اس کی مینجمنٹ کے لیے اس کی بہتر مینجمنٹ کے لئے جو اس ڈیپارٹمنٹ کے نیچے جو Immovable properties ہیں، مثلاً عمارات ہیں یا گراؤنڈز ہیں یا اس طرح کی اور Immovable جو بھی پراپرٹیز ہیں تو Basic مقصد اس کا یہ ہے، یہ بل اگر آپ پڑھ لیں تو اس میں یہ ہے کہ اس کو بہتر طریقے سے Manage کرنے کے لیے اس میں ادارے کمیٹیز اور مختلف فورم بنانے کی تجاویز ہیں تو Basically it`s for the better management of the immovable properties of the youth department جی۔

Mr. Speaker: Okay. Clauses 1 to 4 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. First amendment in Clause 5 of the Bill: Mr. Inayatullah Khan Sahib, MPA, to please move his amendment in Clause 5, sub clause (2), paragraph 'a' of the Bill. Mr. Inayatullah Khan, please.

Mr. Inayatullah: I beg to move that in Clause 5, in sub Clause (2), after paragraph 'a', the following new paragraph 'aa' may be added namely:- additional secretary Finance Department of Khyber Pakhtunkhwa, member,

یہ ان کی جو کلاز 5 میں Constitution of Management Committee ہے، اس کا جو انہوں نے Mandate دیا ہوا ہے، وہ یہ ہے کہ یہ اس کے Assets کو Manage بھی کرے گی اور Dispose of بھی کرے گی، اس کا مطلب ہے کہ اس کو Sell بھی کرے گی، اس کو لیز پہ بھی دے گی تو یہ Important committee اور Finance department جو ہے As a regulatory department اس کا یہ رائٹ ہوتا ہے کہ وہ کسی قسم کی ایسی کمیٹی کے اندر بیٹھ جائے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سٹینڈرڈ پریکٹس ہے کہ Finance rep اس قسم کی کمیٹیز کے اندر موجود ہوتا ہے جہاں آپ کو Selling اور Purchasing کرتے ہیں یا لیز پہ دیتے ہیں، میں نے اس وجہ سے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ایڈیشنل سیکریٹری کا نام ڈالا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر پلیز۔

وزیر قانون: سر، جس طرح میں نے پہلے سیشن میں بھی Commit کیا تھا، آج بھی کیا ہے اور سر، یہ خوبصورتی بھی ہے اس ہاؤس کی، اگر اس کا جو Basic مقصد ہے Legislation ہے اور اگر Legislation میں اراکین Interest لیتے ہیں اور اس میں بہتری لانے کی کوشش کرتے ہیں تو It is always to by appreciated اور یہ اس کا پرائمری مقصد بھی ہے Legislature کا، تو سر عنایت اللہ صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ اس میں ایڈیشنل سیکرٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھی ممبر بنادیا جائے، یہی ہے تو The government agrees to this amendment اور ہمیں کوئی پرابلم نہیں ہے، اگر ایڈیشنل سیکرٹری فنانس اس میں شامل ہو جائیں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Amendment stands part of the Bill. Second amendment, Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his amendment in Clause 5 sub clause (2) paragraph ‘b’ of the Bill.

Mr. Inayatullah: I beg to move that in Clause 5, in sub clause (2), in paragraph ‘b’, for the figure 17 the figure 18 may be substituted.

میں اس کا سپیکر صاحب، مطلب یہ لیتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ Not below the rank of seventeen engineering کا تو میں اس کو تھوڑا سا بڑھانا چاہتا ہوں Important committee ہے اور سیکرٹری اس کو چیئر کرتا ہے، سیکرٹری جو ہے وہ سینئر لیول کا بندہ ہے اور گریڈ 18 کے جو بندے ہوتے ہیں اس کمیٹی کے اندر تو وہ زیادہ Responsible committee ہو گی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر پلیز۔

وزیر قانون: سر، کبھی کبھار وہ اختلاف بھی کریں گے، اس میں سر، In principle جو عنایت اللہ صاحب کہہ رہے ہیں، It's a very good principle کہ مطلب 17 کی جگہ 18 اس میں ہو لیکن Practically میں نے ڈسکس کیا ہے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، تو کبھی کبھار، کبھی کبھار نہیں مطلب بہت مرتبہ سر یہ اس طرح ہوتا ہے کہ 18 کا پھر Available کبھی کبھار نہیں ہوتا، تو اس میں یہ ہے کہ یہ Minimum ہے، 17 جو ہے وہ Minimum ہو گا، مطلب سپرٹ یہی ہو گی کہ 18 بھی آسکتا ہے 19 بھی

Even آ سکتا ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، 17 تو ہم نے صرف وہ Minimum ایک نیچ مارک رکھ دیا ہے، تو میری ریکویسٹ عنایت اللہ صاحب سے یہی ہے کہ یہ تو Minimum ایک بینچ مارک رکھ دیا ہے تو میری ریکویسٹ عنایت اللہ صاحب سے یہی ہے کہ یہ تو Minimum bench mark ہے، 18, 19 کو بھی اس میں ہم لے سکتے ہیں۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ یہ والی امنڈمنٹ جو ہے وہ Withdraw کر جائیں، ان شاء اللہ آگے جاکے اور امنڈمنٹس کو دیکھ لیں گے۔

Mr. Speaker: Withdraw?

Mr. Inayatullah: Amendment is withdrawn.

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be withdrawn? So, the original clause is part of the Bill. Third amendment, Mr. Inayatullah Khan, MPA, to move his amendment in Clause 5 sub clause (3) of the Bill.

Mr. Inayatullah: I beg to move that in Clause 5, in sub-clause (3), after the word "person" the words 'having special experience and qualification in the relevant field' may be inserted.

اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ جو سپیکر صاحب، یہ Co-opt کرنا چاہتے ہیں باہر سے بندے کو، تو میں نے یہ الفاظ اس لیے Add کیے کہ اس بندے کو Co-opt کیا جائے کہ جس کا اس Relevant field کے اندر Experience ہو۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر پلیز۔

وزیر قانون: سر، بالکل بہترین Suggestion ہے جو وہ کہہ رہے ہیں، جو Five basically ہے Constitution of the Management Committee تو اس میں جو 5 میں پھر (3) ہے تو (3) میں ہے کہ Management Committee میں Nominate any person has co-opted بہت اچھی بات ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں Words آنے چاہئیں کہ Having special experience and qualification in the relevant field, agreed Sir, گورنمنٹ کو کوئی Objection نہیں ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment stands part of the Bill. Now, question before the House is that the original amended Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original Clause 5 stands part of the Bill.

چونکہ اس میں امنڈمنٹ آچکی ہے

So, the amended Clause 5 Stands part of the Bill. Clause 6 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favor of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say “No”.

(The Motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 6 Stands part of the Bill. Amendment No. 7 of the Bill: Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his amendment in Clause 7, paragraph B of the Bill.

Mr. Inayatullah: I beg to move that in Clause 7, in paragraph B, after the word ‘Lease’ the Words “By competitive process” may be inserted

جناب عنایت اللہ: کیونکہ یہ اس Following functions کے اندر اسکو Mortgage کا اور لیز کا اور Dispose of کرنے کا اختیار دیتے ہیں تو اسکے یہ اندر یہ الفاظ نہیں لکھے گئے ہیں، میں انکو Add کرنا چاہتا ہوں کہ لیز کا بھی اختیار انکو، Mortgage کا بھی ہو But through a competitive process

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: تھینک یو، سر۔ عنایت اللہ صاحب جو Words چاہ رہے ہیں کہ اس میں Insert ہو جائیں، یہ By competitive process تو Because the Government believes in transparency اور اگر وہ بہتری اس کلاز میں لانا چاہ رہے ہیں اور اس سے Transparency بڑھ رہی ہے So, we do not have any objection، بالکل اس میں Insert ہونا چاہیئے Competitive process کا وہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are

in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Second amendment in Clause 7 of the Bill, Mr. Inayatullah Khan, MPA, to move please in Clause 7, paragraph E

Mr. Inayatullah: I beg to move that in clause 7, paragraph 'E' after the word "Schemes" the words "in a transparent manner prior approved by the government" may be added.

اس میں میں یہ Add کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں ویسے میں نے پہلے سوچا کہ اس میں بھی Competitive کا لفظ Add ہو لیکن ظاہر ہے اس میں اگر حکومت کو ہم یہ Leverage دے دیں کہ حکومت اس کے لئے کوئی Transparent manner جو ہے، طریقہ کار جو ہے وہ Approve کرے اور اسی Approved طریقے کے مطابق جو ہے وہ Invest کر سکے تو یہ الفاظ میں نے Add کئے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر، اس پہ تھوڑا سا میں چاہوں گا کہ میں بات کروں۔ یہ عنایت اللہ صاحب گورنمنٹ کا Word ایڈ کرنا چاہ رہے ہیں کہ After the approval of the Government سر، ہوا یہ تھا کہ جب یہ Mustafa Impex والا I think Inayatullah Sahib batter knows this کیس سپریم کورٹ میں Decide ہوا، اس سے پہلے سر جو جتنی بھی گورنمنٹ گزری ہیں، اکرم درانی صاحب بیٹھے ہیں، He was the Chief Minister بابک صاحب بیٹھے ہیں They had a tenure تو اس وقت میں اور جب یہ لاسٹ گورنمنٹ بھی تھی، تو اس وقت یہ Decision آیا تھا سپریم کورٹ سے تو جس قانون میں جہاں جہاں بھی گورنمنٹ لکھا ہوتا تھا، تو چیف منسٹر اس کی Approval دے سکتے تھے لیکن پھر ہوا یہ سر، کہ جب سپریم کورٹ کا Decision آیا تو اس کی Interpretation یہ تھی کہ جہاں پہ گورنمنٹ کا لفظ لکھا ہوگا تو وہاں پہ کیبنٹ کے پاس اسکو جانا ہے، اس میں سر نقصان کبھی کبھار یہ ہو جاتا ہے کہ ہر بات پر کیبنٹ تک انتظار میں، مطلب رہنا پڑتا ہے اور کچھ چیزیں جو ہیں، وہ Petty چیزیں ہوتی ہیں یا مطلب Already اس پہ پراسیس ہوا ہوتا ہے لیکن وہ گورنمنٹ کا لفظ لکھا ہوتا ہے تو وہ اس کو کیبنٹ میں جانا پڑتا ہے، ابھی ہم ایک Exercise کر رہے ہیں، اس ایکٹ کے علاوہ بھی کہ ہم دیکھ لیں کہ جہاں جہاں پر بہت چھوٹے معاملات ہیں جو کیبنٹ تک ان کی ضرورت بھی نہیں ہوتی لیکن وہ ٹائم اس پہ پھر وہ ضائع، چونکہ کیبنٹ کی میٹنگ بہر حال روزانہ ہوتی نہیں ہے تو اس وجہ سے سر، میں

اور عاطف خان یہاں پر بیٹھے ہوئے تھے، I discussed it with him ڈیپارٹمنٹ سے بھی تو ڈیپارٹمنٹ کا خیال یہی ہے کہ گورنمنٹ اگر ہم اس میں لکھ دیں تو پھر ہر ایک چیز جو ہے We have to go to the cabinet، Cumbersome process ہوگا، تو اس کے لیے سر میں ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ ویسے بھی ہم سارے مان رہے ہیں ایک یہ جو ہے وہ Withdraw کرنا ہے تو There and then۔

Mr. Inayatullah: نہیں جی I understand, I understand the difficulty of the government, I understand the difficulty of the government, he is referring to the Supreme Court decision, wherever the word government falls, it means that Cabinet and the Chief Minister, so it will be difficult to carry each and every thing to the Cabinet. So, I will amend my amendment, in a transparent manner, prior approved by the department. Is it acceptable? department.

وزیر قانون: لیکن یہ اس میں آجائے سر کہ انہوں نے چینج کیا Department کا لفظ تھا وہ گیا۔

Mr. Speaker: Instead of government, the word department may be inserted?

Minister for Law: It should be noted on the record Sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, move by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill.

جناب سپیکر: Amendment means گورنمنٹ کی بجائے ڈیپارٹمنٹ۔

Third Amendment in Clause 7 of the Bill: Mr Inayatullah Khan, MPA, to please move in Clause 7, Paragraph (I) of the Bill.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in clause 7, in paragraph (I), after the word "Person" the word "Through a competitive process" may be inserted.

جناب عنایت اللہ: اگر آپ یہ پڑھیں تو رومن I Sorry, sorry , it`s not number one of , agreed, okay.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are

in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ’No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favor of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amended clause 7 stands part of the Bill. Clauses 8 to 11of the Bill, since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 8 to 11 of the Bill, therefore, the question before the House is…..

Mr. Salahuddin: Janab Speaker, Mr. Speaker, Clause 10, if you would look into it, I want to bring amendment, though it is on short notice but if you would allow me. Sir, I wanted to talk about this one, the amendment in.

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: The honorable Member, Salahuddin Sahib, He wants to bring an amendment in the clause 10 (I) تو سر، یہ آپ کی اجازت اس میں چاہیئے ہو گی رولز میں تو اس وقت نہیں ہے لیکن We would need your permission یا ہاؤس کو رکھ دیں، وہ موشن ہو جائے، مطلب Accept ہو جائے گی۔

Mr. Speaker: Since no amendment has been proposed by any honorable Member from clauses 8 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 8 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. So, Clauses 8 to 9 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

جناب سپیکر: کوئی تو Yes بولے ناں؟ 9 and 10 ابھی 10 آگیا ناں۔

Yes, Salahuddin Sahib, please. Clause 10 sub clause 2, amendment please.،

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir. Just before that, I am extremely thankful to the honorable Minister for Law, obviously a

gentleman, though my proposed amendments, they were quite a few, but they were not timely, we should have enough of that for consideration and to make amendment because we have two days of which was Saturday and Sunday, that's why we couldn't do it, otherwise, it would have been much beneficial anyway, thank you very much. I beg to move that in Sub Clause (I) of Clause 10, after the word "Rules" the word "within two months after this enactment" may be inserted because no time frame has been given, so, it doesn't mean that it should take like unlimited time. It should be prescribed and I said suggested that it should be two months, if and I think,

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minister.

<u>لاء منسٹر</u>: سر، صلاح الدین صاحب بڑی اچھی امنڈمنٹس لاتے ہیں، دے رہے ہیں لیکن میں ان سے کبھی کبھار کہتا ہوں کہ یہ نہیں ہے کہ ہم آپ کی تعریف کر رہے، بابک صاحب بھی Smiled ہیں، تو آپ ہر ایک ایکٹ میں پھر آپ امنڈمنٹ لائیں اور ہر ایک کلاز میں آپ پھر امنڈمنٹ لائیں لیکن سر، یہ تو On a lighter note تھا، یہ صلاح الدین ہمارا بہت آنریبل اور بہت زیادہ قابل ترین ممبر ہیں، یہ Clause 10(I) میں انہوں نے کہا ہے کہ Sub clause (I) of 10 revised rules the word "within two months of this enactment" تو سر، یہ تو Already اس ہاؤس میں بھی ڈسکس ہو چکا تھا کہ رولز نہیں بنتے، قوانین بن جاتے ہیں، پھر رولز بنتے ہیں، پھر ان پہ عمل درآمد نہیں ہوتا ہے، پھر وہ جو قانون کا جو فائدہ ہوتا ہے وہ عوام تک پہنچتا نہیں ہے، تو This is perfectly in consonance with government's policy کہ یہ جلد از جلد جو ہے، میرے خیال میں عنایت اللہ صاحب اس کے اوپر کوسچن لائے تھے، ہم نے تین مہینوں کا ٹائم ان سے مانگا ہے، ابھی تک ہوا نہیں ہے میرے خیال میں، ان شاء اللہ تین مہینوں بعد پھر آپکو وہ بھی بتائیں گے لیکن، The crux of the matter is کہ یہ جو امنڈمنٹ لانا چاہ رہے ہیں We are with him, we support him، بالکل ہم Agreed ہیں، گورنمنٹ۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

صلاح الدین صاحب، آپ بھی یس کہہ دیں۔

Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Clause 11: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in clause 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: the 'Ayes' have it. Clause 11 stands part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا امور نوجوانان اور غیر منقولہ جائیداد مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: The Minister for Law, on behalf of Sports and Youth Affair Minister, please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Affairs Management and Disposal of Immovable Properties Bill, 2019 may be passed.

Law Minister: Thank you Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Affairs Management and Disposal of Immovable properties Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Affairs Management and Disposal of Immovable properties Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) ضابطہ دیوانی خیبر پختونخوا، مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11, Consideration Stage: The Minister for Law, to please move that the Code of Civil Procedure, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker, I beg to move that the Code of Civil Procedure, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The Code of Civil Procedure, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The Bill is taken into the consideration at once. Clauses 1 to 2 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) ضابطہ دیوانی خیبر پختونخوا، مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: The Minister for Law, to please move that the Code of Civil Procedure, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Code of Civil Procedure, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Code of Civil Procedure, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it, the Bill is passed.

جناب سلطان محمد (وزیر قانون): سر، یہ اگر آپ کی اجازت ہو، میں اس میں بابک صاحب پوچھ رہے ہیں، اصل میں یہ جو دو ہیں، یہ Civil procedure والا جو ابھی پاس ہوگیا ہے اور اس کے بعد Specific relief والا جو ہے وہ یہ بڑے مطلب اس میں Petty nature کی کوئی امنڈمنٹس کی ضرورت تھی اور ہوا یہ تھا کہ لاء اینڈ جسٹس کمیشن نے کوئی، جس طرح Grammatically mistake کہیں پر آجاتا ہے مثلاً یہ جو Civil procedure code میں ہم نے امنڈمنٹ کی ہے تو اس کا جو اثر ہے، وہ یہ ہوگا کہ اس میں کبھی کبھار اس طرح ہوتا ہے کہ مثلاً آپ جواب جمع کرنے میں تاخیر کر دیتے ہیں عدالت میں تو آپ کی Genuine reasons ہوتی ہیں تو Limitation Act جو ہے وہ اس وقت لاگو ہو جاتا ہے اور آپ کو پھر کہتے ہیں کہ نہیں آپ نے اپنے ٹائم پہ جمع نہیں کیا ہے، جواب تو آپ نہیں کر سکتے ہیں لیکن فرض کریں آپ کے پاس Genuine reasons ہوں، آپ ملک سے باہر ہوں یا

آپ بیمار ہوں یا کوئی دوسری ایسی وجہ ہو کہ آپ کو مطلب وہ Delay کے لئے Condonation چاہیئے ہوتی ہے تو اس میں وہ Relief نہیں تھا تو یہ لاء اینڈ جسٹس کمیشن نے سفارش کی، ہم نے اس کو چیک کیا تو عوام کو Relief دینے کے لئے کہ Genuine cases میں اگر Condonation of delay چاہیئے ہوگا تو یہ، اور دوسرا سر، آپ جو مجھے ابھی کہیں گے اور میں اس کو پیش کرونگا، دوسرے والا بڑا Easy ہے، یہ جو Specific relief ہے، اس میں سر Section IV میں تھا، چونکہ یہ تو سر ہمارے قوانین 1877 والے قوانین ہیں، اس میں تھا Indian Registration Act تو وہ ویسے بھی ابھی تو Indian Registration Act نہیں ہونا چاہیئے، ابھی تو Registration Act ہی ہونا چاہیئے کیونکہ ہمارے ملک کا ہے تو وہ صرف وہ Indian word کو بیچ میں سے نکالنا تھا، تو یہ دونوں Laws میں نے اس لئے آپ کو اس کے اوپر کوئی Briefing بھی نہیں دی کہ مجھے پتہ تھا یہ Petty nature کی دو امنڈمنٹس ہیں، ان شاء اللہ اگر Substantive کوئی بھی Law آئے گا تو میں اپوزیشن اور ٹریژری دونوں کو ان شاء اللہ I'll give a briefing اور اس پہ ہم سارا ان کو بتائیں گے جی۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خصوصی امداد، مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No 13, Consideration Stage, Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Specific Relief (Amendment) Bill, 2019 may taken into consideration at once.

<u>Minister for Law</u>: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Specific Relief (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Specific Relief (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: 'Ayes' have it. The Bill is taken into the consideration. Clauses 1 to 4 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House that Clauses 1to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خصوصی امداد، مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: The Minister for Law, to please move the Khyber Pakhtunkhwa, Specific (Amendment) Bill 2019 may be passed.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Specific Relief (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Specific Relief (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: میری ایک قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: قرارداد ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میری ایک قراراداد ہے سر۔

جناب سپیکر: وہ کونسی ہے؟ Rule relax کریں پہلے، بولیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

صاحبزادہ ثناء اللہ: جی شکریہ جناب سپیکر، 240 کے تحت Rule 124 کو Relax کیا جائے تاکہ میں قراراداد پیش کر سکوں۔

Mr. Speaker: I put before the House. Is it the desire of the House that under rule 240, rule 124 is relaxed and allow the Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The Member is allowed to move his motion.

قرارداد

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک قرارداد ہے سر، یہ اکرم خان درانی صاحب، سردار خان صاحب ہے، منور خان صاحب ہے، بہادر خان صاحب، عنایت اللہ صاحب، ہمایون خان صاحب، نگہت اورکزئی صاحبہ، شفیع اللہ خان صاحب، ان کے دستخط ہیں۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے ہرگاہ کہ لاکھوں پاکستانی روزگار کے حصول کے لئے بیرونی ممالک میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں، ان میں سرفہرست برادر اسلامی ملک سعودی عرب بھی شامل ہے جہاں خدمت کو عبادت سمجھ کر پاکستانی اپنا خون پسینہ بہا کر خدمات انجام دیتے ہیں لیکن وہاں مقیم پاکستانیوں کو اقامہ کے پیسوں میں زیادتی، اقاموں کے ختم ہونے پر بھاری جرمانوں اور سالوں سے معمولی نوعیت کے کیسز میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں۔ کچھ دنوں میں سعودی ولی عہد پاکستان کے دورے پر آ رہے ہیں، ہم ان کو پاکستان آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں اور پاکستان میں ان کے قیام کو پاکستان کی خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور سعودی ولی عہد کے اس دورے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سعودی عرب میں مقیم پاکستانیوں کو درپیش مسائل سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ ولی عہد کے دورے کے دوران ان کو سعودی عرب میں مقیم پاکستانیوں کے مسائل کے حل کی درخواست کریں تاکہ وہاں جیلوں میں قید پاکستانیوں کو رہائی مل سکے اور اقاموں کی فیسوں میں رعایت اور دیگر درپیش مسائل کا ازالہ ہو سکے اور زائد المیعاد اقامے رکھنے والے افراد کا جرمانہ معاف کیا جائے تاکہ وہ باآسانی اپنے ملک واپس آ سکیں۔

جناب سپیکر، اس میں تھوڑی سی ایک ریکویسٹ ہے میری، وہ یہ کہ دو قراردادیں پہلے بھی پاس ہو چکی ہیں، یہاں سے پاس ہوئی ہیں اور مرکزی حکومت سے سفارش کی گئی ہے، لہذا میں سب صاحبان کو یہ ریکویسٹ کرونگا کہ ہمارے زیادہ خصوصاً ملاکنڈ ڈویژن کے لاکھوں لوگ وہاں پر روزگار کر رہے ہیں، اس وقت انتہائی مشکل سے ہم دوچار ہو رہے ہیں، لہذا آپ اپنی طرف سے خصوصی وزیراعظم پاکستان کو میں پینافلیکس بھی بنا دی ہیں، میں ان شاء اللہ آج اسلام آباد جا رہا ہوں، میں تمام ممبران سے ریکویسٹ بھی کرونگا، کل اسمبلی کے سامنے میں دھرنا بھی دونگا اس کے لئے، لہذا جتنے بھی ہمارے ممبران ہیں ملاکنڈ ڈویژن کے خصوصاً، ان کو دعوت بھی دیتا ہوں کہ وہ آکر ہمارے ساتھ اس دھرنے میں شامل ہو جائیں

تاکہ ایجنڈے میں یہ شامل کریں تاکہ اپنے ایجنڈے میں یہ شامل کریں۔اعلانات تو ہوئے ہیں، یہ انتہائی ضروری اوراہم مسئلہ ہے، شکریہ۔

جناب سردار حسین: سر، میری بھی یہ ایک ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: پہلے ان کی ریزولیوشن کے اوپر بات کرلینا، پھر آپ پیش کرلیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، وہ بات کرتے ہیں، چونکہ انہوں نے اعلان کیا ہے احتجاج کااور ساتھ انہوں نے اعلان کیا ہے اور بعد میں ہمیں دعوت دے رہے ہیں کہ ملاکنڈ ڈویژن کا ہمارے سارے تو میرے خیال میں ہونا یہ چاہیئے تھا کہ آپ ملاکنڈ ڈویژن کے ممبران کے ساتھ آپ مشاورت کرلیتے، Genuine مسئلہ ہے، Genuine مسئلے پہ آپ سے کوئی اختلاف نہیں ہے اور حقیقتاً جناب سپیکر، اسی طرح ہی ہے کہ ملاکنڈڈویژن کے لاکھوں کی تعداد میں لوگ مزدوری کررہے ہیں، ان کے ساتھ بہت زیادہ زیادتی ہورہی ہے، اقاموں پہ ان سے پیسے لئے جارہے ہیں، ایک دفعہ ان کو ویزہ دے دیا جاتا ہے، چھ مہینے کے بعد کینسل کیا جاتا ہے، کسی اور پہ بھیج دیا جاتا ہے، جب ان کی پیتیں ہو جاتی ہیں تو مہینوں مہینوں، تو یہ سارے مسائل موجود ہیں لیکن میرے خیال میں آپ نے ایک انتہائی قدم اٹھایا ہے، جاکے پارلیمان کے سامنے آپ دھرنا دوگے تو انفرادی طور پہ اس طرح کا فیصلہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کتنی حد تک سود مند یافائدہ مند ہوگا؟ Anyhow genuine مسئلہ ہے، اس قرارداد کو پاس کرتے ہیں، پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت سعودی حکومت کے ساتھ بات چیت کرے سنجیدگی کے ساتھ جو جو مسائل وہاں پہ لوگوں کو درپیش ہیں، ان کے حل کے لئے اپنی کوششیں وہ کرے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously.

بابک صاحب کی ریزولیوشن کدھر ہے؟ بابک صاحب کی ریزولیوشن۔

جناب سردار حسین: Rules ویسے بھی Relaxed ہیں تو اگر آپ مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، اس قرارداد پہ سینیئر منسٹر صاحب عاطف خان کے دستخط ہیں، ہمارے بڑے قابل احترام لیڈر آف دی اپوزیشن، اکرم خان درانی صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، اسی طرح ہمارے محمد نعیم صاحب مسلم لیگ (ن) کے۔

جناب سپیکر، یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وزیراعظم پاکستان کی ہدایت کے مطابق طورخم اور غلام خان کا راستہ چوبیس گھنٹے کھلا رکھنا چاہیئے، راستہ کھلنے سے ملک کی برآمدات میں اضافہ ہوگا اور افغانستان پاکستان کے عوام کی آمدورفت میں آسانی ہوگی، خصوصاً خیبر پختونخوا کو بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ یہ صوبائی اسمبلی یہ بھی مطالبہ کرتی ہے کہ طورخم اور غلام خان کے راستے تجارتی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں تاکہ دونوں ممالک کا اعتماد بحال ہو اور دونوں پڑوسی ممالک کی غلط فہمیاں دور ہوں اور دونوں ممالک کے درمیان تجارتی اور کاروباری سرگرمیاں فروغ پائیں جس سے ہمارے ملک کی کمزور معیشت کو سہارا ملے گا، روزگار کے مواقع پیدا ہونگے۔ جناب سپیکر، پاس ہونے کے بعد اگر آپ پھر مجھے موقع دے دیں بات کرنے کا تو۔

جناب سپیکر: پہلے ہی کر لیں پاس ہو گیا تو پھر تو پاس ہو گیا، پہلے کر لیں بات۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر! میں تمام ہاؤس کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ ہم نے متفقہ طور پہ یہ قرارداد پاس کی اور جس طرح پہلے لاء منسٹر صاحب نے بھی کہا تھا اور ہم سب کی کوشش بھی ہونی چاہیئے تھی کہ اس طرح کے جو قومی ایشوز ہوتے ہیں، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ان پہ کسی بھی سیاسی جماعت کا ایک دوسرے سے اختلاف ہو سکتا ہے اور یہ بہت اچھا میسج جا سکتا ہے جناب سپیکر، طورخم کا جو راستہ ہے، غلام خان کا جو جناب سپیکر، راستہ ہے، یہ تجارتی راستے ہیں، بین الاقوامی شاہراہ ہے، یہ طورخم کا راستہ بین الاقوامی شاہراہ ہے، افغانستان سے ہوتے ہوئے سنٹرل ایشین ممالک میں اور ایک زمانہ تھا کہ ہماری جو برآمدات تھیں، اسی راستے پہ وہ Peak پہ پہنچ گئیں تھیں جناب سپیکر، اور بہت سارے امکانات تھے کہ یہ برآمدات اور بھی بڑھ جاتیں لیکن بدقسمتی سے دونوں ممالک کے ایک دوسرے پہ جو عدم اعتماد ہے، دونوں ممالک کا ایک دوسرے کے اوپر جو الزامات ہیں، جو شکوک و شبہات ہیں، ان غلط فہمیوں نے، اس Communication gap نے دونوں ممالک کے لئے بہت سارے مسائل پیدا کئے ہیں، جناب سپیکر، یہی وجہ ہے کہ افغانستان ہمارا پڑوسی ملک ہے، یہاں بھی پختون افغان رہائش پذیر ہیں اور وہاں پر بھی پختون افغان رہائش پذیر ہیں، پھر بیچ میں دوسرے ممالک کو موقع مل جاتا ہے، وہاں کے افغانستان کے ساتھ

اپنے تعلقات ظاہر ہے بنا لیتے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ افغانستان اور پاکستان کی بہتری اسی میں ہے کہ یہ جو راستے کھل جائیں، تجارتیں فروغ پائیں، لوگوں کا آنا جانا مسلسل رہے، ان میں آسانیاں ہوں تاکہ عوام ٹو عوام جو بات ہے، یعنی Masses to masses افغانستان اور پاکستان کے جو عوامی رابطے ہیں، وہ بھی بحال ہوں، سفارتی جو رابطے ہیں، وہ بھی بحال ہوں، تجارتی اور کاروباری جو رابطے ہیں، وہ بھی بحال ہوں، تو دونوں ممالک کو بہت زیادہ فائدہ ہے اور جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی کہا کہ ہمارے ملک کی ضرورت ہے، وزیر اعظم صاحب کی بھی خواہش ہے کہ ہماری برآمدات میں اضافہ ہو اور ظاہر ہے برآمدات کم ہونے سے ہمارا ملک جو ہے، ہماری معیشت جو ہے، وہ خسارے کا سامنا کر رہی ہے جناب سپیکر، تو میرے خیال میں جہاں جہاں سے ممکن ہو، تو اسی لئے مرکزی حکومت کو سنجیدگی سے اس پہ سوچنا چاہیئے تاکہ یہ راستے کھل جائیں اور ہماری برآمدات میں جناب سپیکر، اضافہ ہو۔

Mr. Speaker: Thank you Babak Sahib. The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is adopted unanimously.

کال اٹینشن، صلاح الدین صاحب کہہ رہے ہیں کہ میری لے لیں، پوائنٹ آف آرڈر، سوری۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔

جناب سپیکر: آج ویسے آپ کا نمبر عنایت اللہ صاحب نے لے لیا اور لیجسلیشن میں انہوں نے زیادہ حصہ لیا، ویسے پہلے آپ لیا کرتے ہیں (قہقہہ) جی۔

جناب صلاح الدین: صحیح ہے، بالکل سر، اسی طرح ہی ہوا۔

جناب سپیکر: ہاں، یس پلیز۔

جناب صلاح الدین: سر، ان کو بھی وہ بڑے سینیئر ہے، Experienced ہے اور میں تو ابھی سیکھ رہا ہوں اور آئندہ ان شاء اللہ اور بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔

جناب صلاح الدین: اور بھی پارلیمانی Experience ہو گا۔

Thank you Mr. Speaker, for giving me the Floor. I would like to draw attention of the government and of the House

ابھی

I would like this either in Urdu or in Pashto it will be more relevant .

ابھی ابھی تقریباً دو تین ہفتے پہلے ایک واقعہ ہوا تھا جس میں پٹواری اور اینٹی کرپشن کے درمیان کوئی Clash ہوئی تھی، اس وجہ سے اینٹی کرپشن نے ان پہ کافی ساری دفعات لگائی ہیں، اس کے خلاف اب یہ پٹواری حضرات نے ہڑتال کرر کھی ہے، اب وہ سٹرائیک پہ ہیں For a long time, it's almost two weeks or even more than that. اور ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہا، ان کی وجہ سے The entire business has come to a standstill. اب میرے علاقے کے لوگوں میں وہ بعض لوگ جیلوں میں ہیں، ان کی ضمانتیں ہو چکی ہیں لیکن ان کو وہ ضمانت، اس کے لئے فرد، اس کو فرد کہتے ہیں I do not know what is that called in English or in any other language. تو ان کو وہ فرد پٹواری وہ دے نہیں رہے ہیں، اب وہ بیچارے جن کو باہر ہونا چاہیئے تھا، وہ جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں اور Government is turning a deaf ear to all this, I would like to draw the attention of Sultan Khan, he is available, so would like to consider this matter. It's of extreme importance and to pay attention toward it and have some time of negotiation with them to settle this issue.

Mr. Speaker: Yes, of course, it's a matter of extreme importance; there all these patwaries are on strike for last two weeks or more than that.

Mr. Salahuddin: Thank you.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، یہ بڑا ہی Important issue ہے، لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف ہے، جیسے فرد کے ہونے کی اور دیگر چیزیں ہوتی ہیں، پٹواری صاحبان ہڑتال پہ ہیں، عام لوگ بہت زیادہ اس کے اوپر Suffer کر رہے ہیں So, he has talked to جیسے آپ نے کہا To the Minister and tried to resolve the issue as soon as possible, in a short span of time. تاکہ لوگوں کو ریلیف مل سکے اور یہ ایشو جو ہے یہ بھی ختم ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی جناب لطف الرحمان صاحب، جی لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: اچھا، شکریہ جناب سپیکر، کل حکومت کی طرف سے جو چیزیں ٹیبل کی گئی ہیں، ایک خواتین کے Violence کے حوالے، اس کو کوئی بھی نام دیں، گھریلو تشدد یا خواتین کا گھریلو تشدد، کوئی بھی

نام دیدیں لیکن وہ بل کل آیا ہے، میری اس حوالے سے بھی اور دوسرا جو منسٹر کے اضافی جو اخراجات ہیں، ان کے گھروں کے اس پر اضافی فنڈ جو ہے، فرنیچر یا اس کی Maintenance کے لئے، Maintenance کے لئے فنڈ کی بات کی گئی ہے، کل وہ بھی ٹیبل ہوا ہے، تو میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، آپ کے توسط سے حکومت کو کہ یہ ایک تو یہ جو Violence والا بل ہے، یہ انتہائی حساس مسئلہ ہے اور اس کے لئے پہلے سے ہی ایک کمیٹی بنادی جائے جس پہ ہم ڈیٹیل سے ڈسکشن کریں، ہم سمجھتے ہیں کہ اس حوالے سے قومی اسمبلی میں بھی بل پیش ہوا ہے، وہاں سے واپس ہوا ہے، پنجاب اسمبلی میں ہوا ہے، واپس ہوا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ کے پی کے کا جو ہمارا پشتون کلچر ہے، اس کلچر پر ضرب لگانے کی کوشش کی جارہی ہے، جب تک اس کے لئے کمیٹی نہیں بنے گی اور یہ بڑا حساس مسئلہ ہے ورنہ ہمارا جو خاندانی سسٹم ہے، اس سسٹم کو تباہ کیا جارہا ہے جناب سپیکر، تو اس کے لئے کمیٹی بنائی جائے ورنہ ہم کسی صورت میں نہیں مانیں گے، ہم باہر بھی لڑیں گے اور اسمبلی کے اندر بھی لڑیں گے، کہیں، کسی بھی صورت میں یہ بل پاس ہونے نہیں دیں گے۔ تو اس کے لئے ایک کمیٹی ہونی چاہیئے اور دوسرا جو منسٹرز کے حوالے سے ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری پارلیمانی جو کمیٹی ہو وہ پورے اس کو Re visit کرے اور ہم اس پہ ڈیٹیل میں ڈسکشن کرلیں تاکہ ہم تمام کے بھلے اور اس کے فائدہ کے لئے سوچ سکیں۔ تو یہ دو ریکویسٹ ہیں ابھی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ۔ لاء منسٹر پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ دو ایشوز ہیں، ایک تو وہ گھریلو تشدد والا جو بل ہے اور دوسرا جو ہے، وہ منسٹرز سیلریز کا ایک بل جو آیا ہوا ہے تو اس میں سر، پہلے اس کو میں لے لیتا ہوں، ہاں جو فرنیچر کے لئے اور، وہ تو سر، خیر اس پہ ابھی ڈیبیٹ نہیں کرتے سر، لیکن دو ایشوز ہیں، دونوں کو میں ایڈریس کر رہا ہوں۔ پہلا یہ گھریلو تشدد والا بل جو ہے، تو سر، میرے خیال میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ کوئی بل ڈسکس ہو جائے، اس کے اوپر رائے آجائے، اسکے اوپر کوئی Feed back آجائے، اس میں کوئی ایسی قباحت نہیں ہے سر، یہ جو رول 82 ہے، چونکہ یہ Introduce ہو چکا ہے ابھی تو اسمیں سر، میری ایک ریکویسٹ ہے کہ All the honorable Members may be provided copies اور تین دن جو ہے، چونکہ اس میں Rule ہے، Rule provision جو ہے، Proviso جو ہے، اس میں یہ ہے کہ کاپی اگر کوئی ممبر یہ کہے کہ آپ ہمیں ابھی کاپی دے دیں بل کی اور پھر تین دن کا کلئیر نوٹس ہو تو سر، اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جب

موشن پھر یہ پیش کریں گے، اس کو کمیٹی کے حوالے کرنے کے لئے، تو اس وقت ممبرز نے تھوڑا اسٹڈی بھی کیا ہو گا، اس کے اوپر اپنی رائے بھی دے سکیں گے، تو سر، میں یہ Propose کر رہا ہوں کہ آپ اگر سیکر ٹریٹ کو آپ یہ انسٹرکشنز دیدیں کہ تمام ممبرز کو اس بل کی ایک کاپی کاغذی فارم میں دیدیں اور اس کے بعد اگر آنریبل لطف الرحمان موشن Submit کر لیں تین دن کے بعد، جب بھی سیشن ہو گا، تین کے بعد تو اس کو بے شک پھر ہم سٹینڈنگ کمیٹی میں یا سلیکٹ کمیٹی میں جو ہاؤس کی پھر مرضی ہوئی اس وقت، جو ہاؤس کی ایک رائے ہم لے سکے، اس وقت تو بے شک میرے خیال میں اس میں کوئی ایسا ایشو نہیں ہو گا لیکن سر، پہلے یہ کاپیز Kindly provide کر دیں، دوسرا سر، میں۔

Mr. Speaker: Copies already have been provided to every one.

وزیر قانون: سر، Provide کی جا چکی ہیں، لیکن رولز میں یہ ہے کہ اگر کوئی بھی ممبر مثلاً میں بھی ممبر ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کوئی ڈیمانڈ کرتا ہے تو وہ لے لیں۔

وزیر قانون: سر، میں نے آج ڈیمانڈ کی ہے تو Kindly یہ جو ہے کاغذی فارم میں سر، اگر Provide کر دیں تاکہ یہ مطلب بہتر طریقے سے دیکھ سکیں۔

جناب سپیکر: وہ ڈیمانڈ، وہ کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، دوسرا ایشو یہ سیلریز والا ہے، تو میں تھوڑا سمجھا نہیں، لطف الرحمان صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے اوپر ذرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لطف الرحمان صاحب کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ تو ایک بات ہے کہ یہاں پہ ہو گئی، یہ کہتے ہیں کہ جو باقی آپ کے ایم پی ایز ہیں، منسٹرز ہیں، ان سب کی، جیسے پورے پاکستان میں اور ان کی سیلریز، وہ ساری، اینڈ پریویلجز ہیں، وہ سارے کو Review کیا جائے۔

وزیر قانون: سر، میں سمجھ گیا سر، اس میں، سر، اس میں ایک بات تو کلئیر ہونی چاہیئے، لودھی صاحب بھی یہ پوائنٹ کہنا چاہ رہے تھے، میں بتا دیتا ہوں سر، اس کا جو ٹائٹل ہے، وہ تھوڑا Misreading ہے، اس میں ہے کہ منسٹرز سیلریز اور اس میں، سیلریز میں تو کوئی اضافہ نہیں ہو رہا، گھروں کے لئے، جو سرکاری گھر ہوتے ہیں، ذاتی گھر کے لئے نہیں جو منسٹر کا سرکاری گھر ہوتا ہے تو ون ٹائم، پانچ سالوں میں یا اگر پانچ پورے نہ ملیں لیکن Tenure جتنا بھی ہو، اس میں ون ٹائم جو ہے آپ کو پانچ لاکھ روپے منسٹر کو ملتے ہیں، آپ منسٹر رہ چکے ہیں لیکن ٹیکس کٹنے کے بعد وہ تین لاکھ پچھتر ہزار روپے بن جاتے ہیں، تو یہ اس میں

Increase کی ہے صرف اس حد تک، لیکن جو لطف الرحمان صاحب فرمارہے ہیں، میرے خیال میں ہونا چاہیئے، ممبرز جو ہیں وہ یہاں پر بہت کام بھی کرتے ہیں، تیاری بھی کرتے ہیں، حلقے میں بھی جاتے ہیں، فاتحہ خوانی بھی کرتے ہیں، جنازوں میں بھی جاتے ہیں، اسمبلی کا کام بھی کرتے ہیں، سرکاری کام بھی کرتے ہیں، تو میرے خیال میں اگر اس وقت کوئی سب سے زیادہ کام کررہا ہے تو وہ ممبر ہے، ایم پی اے ہے اور ایم پی اے پہ زیادہ بوجھ ہے، حلقے کے لوگ اس کے پیچھے گلیوں اور نالیوں کی پختگی کے لئے بھی آرہے ہیں، ٹرانسفارمر ٹھیک کرنے کے لئے بھی آرہے ہیں، تھانہ اور کچہری اور اس کے لئے بھی آرہے ہیں تو میرے خیال میں ٹھیک ٹھاک کام کررہے ہیں، اس کے اوپر میرے خیال میں کوئی ہمیں بھی Objection نہیں ہے، کوئی کمیٹی بن جائے، یہ آپ Comparative دیکھ لیں، بلوچستان والے کتنے دے رہے ہیں مثلاً، اور صوبوں والے دے رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی کوئی پنجاب میں بھی شاید پاس ہوا ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> تو سر، یہ بالکل کمیٹی بنی چاہیئے، آپ کمیٹی بنادیں اس کے اوپر Comparative study ہونی چاہیئے اور اگر کوئی معقول Suggestion ہوئی ہاؤس میں ہم لے آئیں گے، وہ پاس کرلیں گے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> So اس پہ ہم کمیٹی بنادیتے ہیں۔

<u>وزیر قانون:</u> پاکستان میں تو رات کو آپ سوتے ہیں تو پھر ختم۔۔۔۔۔ (قہقہہ)

<u>جناب سپیکر:</u> اس پہ ہم کمیٹی بنادیں گے اور وہ چاروں صوبوں کو دیکھ لیں، فیڈرل گورنمنٹ کو بھی دیکھ لیں، اس کے بعد وہ Proposal لائیں پھر دیکھتے ہیں، اس میں کرلیں The setting is

<u>جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت و حیوانات، ماہی پروری):</u> جناب سپیکر، اسمبلی اجلاس کا یہ ٹائم۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی؟

<u>وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری:</u> اسمبلی اجلاس کا یہ ٹائم دو بجے کے بعد رکھ دیں تاکہ ہمیں دفتر میں کام کرنے کا موقع ملے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایسا ہی کرتے ہیں، آئندہ اجلاس ہم دو بجے رکھا کریں گے، ہمارے منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ صبح آفس میں بڑے کام ہوتے ہیں، محب اللہ صاحب نے، تو All the Ministers are busy in the morning time and secretaries as well, so آئندہ ہم دو بجے اجلاس کا ٹائم رکھیں گے تاکہ ان کو اپنے دفتر میں کام کرنے کا موقع ملے اور دوسرے ایم پی ایز صاحبان بھی وقت پہ پہنچ سکیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، اگر آپ کی اجازت ہو سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، اس صوبے میں بغیر کسی شیڈول کے اہم عہدوں پر فائز افسران کی ٹرانسفرز ہو رہی ہیں، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کرک میں ایک واقعہ ہوا ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ والوں نے جناب سپیکر، 13 نومبر کو ایک آرڈر ہوتا ہے اور پھر سات فروری کو وہ آرڈر کینسل ہوتا ہے، Spouse policy کو Violate کرتے ہوئے جناب سپیکر، کرک میں تو یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور یہ میں آپ کو کاپی بھی دینا چاہ رہا ہوں اور یہ تو بڑی زیادتی ہے کہ مطلب ایک مہینے کے بعد وہ ٹرانسفر جو ہے وہ کینسل ہو جاتی ہے اور Spouse policy کو Violate کرتے ہوئے، جناب سپیکر، تو میں کاپی دے رہا ہوں، امید رکھتا ہوں کہ ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ، پھر آپ اس کو دیکھ لیں گے۔ The sitting is adjourned till،

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جی کل بھی بات ہوئی تھی، میرے لاء منسٹر اور شہرام خان سے، وہ دو کمیٹیاں تھیں جی۔

جناب سپیکر: ہاں۔

قائد حزب اختلاف: ایک تھی۔

جناب سپیکر: نام آگئے ہیں ہمارے پاس، ہم آج اناؤنس کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: ابھی مجھے تھوڑا سا یہاں پر معلوم ہوا کہ بی آر ٹی کے حوالے سے اضافی ایجنڈا آج رکھا تھا کہ اس پہ بحث ہو تو اس کی تو بحث کی ضرورت نہیں ہے جی، Already کمیٹی بنی، تو میری گزارش یہ ہے کہ دونوں کمیٹیوں کا آپ آج نوٹیفکیشن کر لیں، بی آر ٹی والے بھی نام ہم نے دیئے ہیں اور بلین ٹری والے۔

جناب سپیکر: وہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی آگیا نام۔

قائد حزب اختلاف: جی۔

جناب سپیکر: اور ان شاء اللہ ہم نوٹیفائی کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: اور بی آر ٹی پہ بھی آ گیا؟

جناب سپیکر: دونوں کے اوپر آ گئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: دونوں پہ آ گئے ہیں؟ سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ نہیں آئے ہیں۔

جناب سپیکر: لیکن ہے تو ہے اس میں یہ تو ثوبیہ شاہد کا نوٹس تھا Rule 48 کے تحت، جس کے تحت وہ ڈسکشن۔

قائد حزب اختلاف: جی؟

جناب سپیکر: یہ تو جو ثوبیہ شاہد صاحبہ کا Rule 48 کے تحت نوٹس تھا۔

قائد حزب اختلاف: جی۔

جناب سپیکر: Within three days ہم نے اس کو لانا تھا، So، ہم نے اس کو ایجنڈے پہ لے آیا۔

قائد حزب اختلاف: نہیں جی، یہ تو پھر اس نے دوبارہ شام کے وقت بتایا بھی تھا، میرے ساتھ بات ہوئی تھی کہ میں اس کو واپس لیتا ہوں اور آپ کو لکھ کے بھی دیا ہے۔

جناب سپیکر: بہرکیف وہ ختم ہو گیا، وہ تو خود۔۔۔

قائد حزب اختلاف: وہ ختم ہو گیا لیکن یہ نوٹیفکیشن جاری کریں۔

جناب سپیکر: وہ کر دیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: اس میں دوبارہ میرے خیال میں وہ ہمارے لوکل گورنمنٹ کے منسٹر جو ہے وہ نام دے رہے ہیں اور پھر لیٹ ہو رہا ہے تو Kindly

جناب سپیکر: جلد ہی کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف: اگر آج اس سے آپ نام لے لیں۔

جناب سپیکر: بالکل کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: اور جس طرح بابک صاحب نے کہا جی، ایجوکیشن میں تو عجیب سی باتیں ہیں، ایک مہینے میں چار چار دفعہ ایک ایک آدمی کی، پھر اپنے ضلعے سے ضلع بدر کیا جاتا ہے تو بڑی عجیب سی صورتحال ہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی۔

جناب سپیکر: یہ ایجوکیشن منسٹر ملک سے باہر ہے یا کیا؟

وزیر قانون: سر، اس کو جلد ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو میں حوالے کر رہا ہوں اور یہ اس پہ جواب وہ دے دیں گے جو اگر ٹرانسفر غلط ہوا ہے تو وہ Reply کریں گے۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm, till Friday, 15th of this month کو دو بجے 02:00 pm, Friday.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 15 فروری 2019ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)